اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ — الفضل لاہور

روزنامہ
الفضل
لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم سہ شنبہ
۲۱ جمادی الثانی ۱۳۷۱ ھجری

جلد ۴۰/۶ | ۱۸ امان ۱۳۳۱ ہش | ۱۸ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۶۷

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ۔ ۱۵ مارچ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۱۷ مارچ: مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل سے نبض بے قاعدہ ہونے کی تکلیف زیادہ ہے۔ دل میں کمزوری کی بھی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۱۷ مارچ: محترمہ فاطمہ جناح پنجاب کا بارہ روز تک دورہ کرنے کے بعد آج صبح واپس کراچی روانہ ہو گئیں۔

کشتی رانی کے مقابلوں میں تعلیم الاسلام کالج پنجاب بھر میں اوّل رہا

کالج کے ایک طالب علم خادم حسین بہترین کشتی ران قرار پائے

لاہور ۱۷ مارچ۔ کل کشتی رانی کے کھلے مقابلوں میں تعلیم الاسلام کالج لاہور پنجاب بھر میں اول قرار پایا۔ اور کالج کے ایک طالب علم خادم حسین بہترین کشتی ران قرار دیئے گئے۔ یہ مقابلے کشتی رانی کی پنجاب ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہوئے تھے۔ جن میں پنجاب بھر کی بہت سی ٹیموں نے شرکت کی۔ اتوار کے روز فائنل مقابلے دیکھنے کے لئے محترمہ فاطمہ جناح بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ انعامات بھی آپ ہی نے تقسیم کئے۔ نیز گورنمنٹ کالج لاہور کے ایک احمدی نوجوان لئیق احمد نے ۱۰۰ میٹر کی دوڑ میں دیال سنگھ کالج کے ایک طالب علم کو ایک شکست دے کر ایک نیا پنجاب ریکارڈ قائم کیا۔ انہوں نے یہ فاصلہ ۱۰.۵ سیکنڈ میں طے کیا۔ جبکہ پرانا ریکارڈ ۱۰.۳ سیکنڈ تھا۔

انتخابات کی نگرانی امیر بہاولپور خود کرینگے

بغداد الجدید ۱۷ مارچ:۔ امیر بہاولپور نے مخالف پارٹیوں کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران میں فرمایا۔ کہ بہاولپور کے الیکشن خود میری نگرانی میں ہوں گے۔ اور اگر کسی سرکاری افسر نے الیکشن میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ یا اپنے سرکاری اثر و رسوخ کو کسی امیدوار کے حق میں یا خلاف استعمال کیا۔ تو اسے سخت سزا دی جائیگی

گورنر پنجاب کا دورہ!

لاہور ۱۷ مارچ: پنجاب کے گورنر مسٹر اسمٰعیل چندریگر آج لاہور سے منٹگمری روانہ ہو گئے۔ آپ منٹگمری۔ ملتان مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخان کا آٹھ روز تک دورہ کرینگے

دیاسلائی کی صنعت کا تحفظ!

لاہور ۱۷ مارچ:۔ آج مسٹر شمس الضحیٰ احمد ممبر فیرف کمیشن حکومت پاکستان اور مسٹر نور الحق ڈپٹی سیکرٹری ٹیرف کمیشن نے پاکستان کی سب سے بڑی فیکٹری ویسٹرن انڈیا دیاسلائی کمپنی لمیٹڈ شاہدرہ کا معائنہ کیا۔ متذکرہ صاحبان آج اکولاہور پہنچے تھے۔ توقع ہے کہ دونوں حضرات کل شاہدرہ دیاسلائی فیکٹری کا معائنہ کریں گے۔ ان کا دورہ دیاسلائی کی صنعت کے تحفظ کے سلسلہ میں تحقیقات کرنے کے متعلق ہے۔

سائنس کو اس رنگ میں ترقی دینی چاہیئے کہ وہ بنی نوع انسان کی خوشحالی میں اضافے کا باعث بنے

حصول علم کا مقصد مادی اور روحانی اعتبار سے کمال حاصل کرنا ہے۔ سائنس کانفرنس میں گورنر سرحد کی افتتاحی تقریر

پشاور ۱۷ مارچ:۔ گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین نے سائنسدانوں سے کہا ہے کہ وہ اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ کہ انہوں نے اپنی تحقیقات کے نتیجہ میں سائنسی علوم میں جو اضافہ کیا ہے۔ وہ بنی نوع انسان کی حقیقی مسرتوں میں اضافے کا باعث بنے ——— پاکستان کی چوتھی سائنس کانفرنس میں جو آج یہاں ان کی افتتاحی تقریر سے شروع ہوئی انہوں نے اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اسلام کے نزدیک علم کا مقصد انسان کی روحانی اور مادی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسان علم کی مدد سے ایک کامل انسان بنے۔ اور اپنے اندر مادی اور روحانی اعتبار سے ایسی خوبیاں پیدا کرلے۔ کہ جو اس کو صحیح معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق بنادیں خواجہ شہاب الدین ان دنوں کراچی میں ہیں۔ اس لئے ان کی یہ تقریر پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر خان عبد القیوم خان نے پڑھ کر سنائی۔ تقریر میں انہوں نے مزید فرمایا۔ آج کل انسان تشویش کی زندگی گذار رہا ہے۔ سائنسدان اگر صحیح ڈھنگ میں اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں۔ تو وہ دنیا کو خوف و فکر سے نجات دلانے میں بہت کچھ خدمت سر انجام دے سکتے ہیں۔ یہ کانفرنس جو پاکستان کی سائنس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہو رہی ہے۔ ہفتہ تک جاری رہے گی۔ اس میں نامور پاکستانی سائنسدانوں کے علاوہ بین الاقوامی شہرت کے اٹھارہ سائنسدان شرکت کر رہے ہیں جن میں برطانیہ کے اے۔ وی۔ ہل اور مصر کے احمد ذکی بھی شامل ہیں۔ امریکہ برطانیہ۔ مصر اور جاپان کے سائنسی اداروں کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان اور مشرقی پاکستان کے گورنر نے پیغامات بھیجے ہیں۔ ڈاکٹر قدرت خدا کی صدارتی تقریر کے بعد کانفرنس آٹھ حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ہر شعبہ میں اہم سائنسی موضوعات پر مقالے پڑھے جائیں گے۔

مرکزی پارلیمنٹ میں نئے بجٹ پر عام بحث کا آغاز

کراچی ۱۷ مارچ:۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں ۵۳-۱۹۵۲ء کے بجٹ پر سہ روزہ بحث شروع ہوئی۔ جن ممبران نے بحث میں حصہ لیا ان میں سے بیشتر نے بجٹ کے اندازوں اور تجاویز پر اطمینان کا اظہار کیا۔ سردار شوکت حیات اور اسد اللہ جان نے اس سے کامل اتفاق نہ کرتے ہوئے کڑی نکتہ چینی کی۔ مخالف پارٹی کے راہنما دیکرم رتی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ یہ بجٹ ہر لحاظ سے جرأت مندانہ بجٹ ہے۔ عوام کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے ان کو سراہتے ہوئے کہا۔ مٹی کے تیل سے پورے ٹیکس بالکل ختم کر دینا چاہیئے۔ نیز پینے کے تمباکو اور بیڑی وغیرہ کے ٹیکسوں میں بھی کمی ہونی چاہیئے انہوں نے مشرقی پاکستان کے زمینداروں کو جن کی زمینیں حکومت نے اپنے انتظام میں لے لی ہیں قرضے دینے اور مخلوط انتخاب کا طریقہ رائج کرنے پر زور دیا۔ میر محمد اعظم نے کہا۔ مغربی پاکستان میں جن غیر کاشتکار مہاجرین کو زمینوں پر آباد کیا گیا ہے۔ ان سے زمینیں اس وقت واپس نہ لی جائیں جب تک کہ ان کو کسی دوسرے کام پر لگانے کا بندوبست نہ ہو جائے۔ انہوں نے کرایوں میں کمی ان مہاجرین سے جو ہندوستان میں جائدادیں چھوڑ کر آئے ہیں۔ کرایہ نہ لینے پر زور دیا۔ نیز یہ تجویز بھی پیش کی۔ کہ حکومت تب دق کی روک تھام کا تمام کام صوبائی حکومتوں کی بجائے براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لے۔ سردار اسد اللہ جان اور سردار شوکت حیات نے دولت مشترکہ اور سٹرلنگ بلاک سے تعلقات منقطع کرنے اور کپاس وغیرہ کی قیمتوں میں استحکام پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی نیز مطالبہ کیا۔ کہ مہاجر ٹیکس کی آمدنی میں سے پنجاب کو زیادہ حصہ ملنا چاہیئے

بجلی کی فراہمی میں کمی کا فیصلہ

لاہور ۱۷ مارچ:۔ جوگندر نگر (بھارت) کے پاور ہاؤس میں خرابی کی وجہ سے بجلی کی فراہمی میں کمی کردینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ کمی چار پانچ دن تک جاری رہے گی۔ جن علاقوں میں یہ بجلی مہیا کی جاتی ہے۔ وہاں ۵۰ کلوواٹ یا اس سے زائد بجلی استعمال کرنے والوں کی سپلائی مکمل طور پر منقطع کی جا رہی ہے۔ نیز دوسرے لوگوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اس عرصہ میں حتی الوسع کم سے کم بجلی استعمال کریں کیونکہ سب کو تقریر کی آزادی حاصل ہے۔ نیز مزید لکھا ہے کہ اگر ایسے لوگوں پر مقدمہ چلایا جائے تو انہیں عوام کی ہمدردی حاصل ہو جائے گی

حکومت ہندوستان کا انکار

کراچی ۱۷ مارچ۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ہندوستان میں بعض جماعتوں کی طرف سے برصغیر کو دوبارہ متحد کرنے کے سلسلہ میں جو سرگرمیاں جاری ہیں ان کے خلاف حکومت نے وقتاً فوقتاً حکومت ہندوستان سے احتجاج کیا ہے۔ کہ اس قسم کی سرگرمیاں بین المملکتی معاہدات کے خلاف ہیں جواب میں حکومت ہندوستان نے لکھا ہے کہ وہ ایسے عناصر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتی کیونکہ ان کے آئینی دستور

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلیشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سندھ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۸ مارچ سے ۱۱ مارچ ۱۹۵۲ء تک

از مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

محمود آباد اسٹیٹ ۸ مارچ۔ حضور ۷½ بجے ناصر آباد سٹیٹ سے روانہ ہوئے۔ اور ۸ بجے کے قریب محمود آباد پہونچے۔ حضور اور اہل بیت کے لئے جیپ کار مہیا کی گئی تھی۔ اور قافلہ کے باقی افراد اور سامان کے لئے دو موٹر ٹرالیوں اور گھوڑوں کا انتظام تھا۔ حضور ناشتہ کے معاً بعد باغ میں تشریف لے گئے۔ اور نصف گھنٹہ کے بعد واپس آئے۔ واپسی پر حضور نے بعض احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ ۴ بجے کے قریب حضور اسٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور ۷ واٹر کورس کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا معائنہ فرمایا۔ حضور غروب آفتاب کے بعد واپس تشریف لائے۔

۹ مارچ ۱۹۵۲ء۔ حضور آٹھ بجے کے قریب اسٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اور خلیل آباد۔ واٹر کورس ۱۰ اور واٹر کورس ۱۱ کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا معائنہ فرمایا۔ اور موقعہ پر کارکنوں کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔ ایک بجے کے قریب حضور واپس تشریف لائے۔ نماز ظہر کے بعد حضور نے مقامی عملہ کی ایک میٹنگ بلائی۔ اور حسابات سالگزشتہ کا ملاحظہ فرمایا۔ میٹنگ ۳½ بجے تک جاری رہی۔ ۴½ بجے کے قریب حضور باغ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور غروب آفتاب کے قریب واپس تشریف لائے۔

۱۰ مارچ ۱۹۵۲ء۔ ۷½ بجے صبح حضور معہ اہل بیت اور دیگر افراد قافلہ احمد آباد سٹیٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور اور اہل بیت کے لئے جیپ کار کا انتظام تھا۔ قافلہ کا ایک حصہ اور سامان موٹر ٹرالی کے ذریعہ احمد آباد پہنچا اور ایک حصہ کنری کے راستہ بذریعہ ریل گاڑی نبی سر روڈ پہونچا۔ اور وہاں سے احمد آباد آیا۔ حضور ۱۰½ بجے کے قریب احمد آباد سٹیٹ پہنچے۔ جماعت کے دوست حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ دوپہر کا کھانا جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا۔

حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ ۳½ بجے کے قریب حضور معہ دیگر افراد قافلہ محمد آباد اسٹیٹ کے لئے روانہ ہوئے اور چار بجے کے قریب وہاں پہنچے۔

محمد آباد اسٹیٹ ۱۱ مارچ ۱۹۵۲ء ۹ بجے کے قریب حضور اسٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اور نور نگر۔ محمد آباد۔ اور صادق پور کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا معائنہ فرمایا۔ حضور نور نگر تک جیپ کار میں تشریف لے گئے۔ اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر کھیتوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور جب نور نگر اور صادق پور تشریف لے گئے۔ تو جماعت کے دوست کثیر تعداد میں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ حضور نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب حضور واپس تشریف لائے۔

بارہ بجے کے قریب حضور نے مقامی عملہ کی ایک میٹنگ بلائی۔ میٹنگ ایک بجے تک جاری رہی۔ اور اس میں زیر تجویز مکانات کے اخراجات کا اندازہ لگایا۔

ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد پانچ سندھی دوست حضور کے دستی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ خدا تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

پانچ بجے کے قریب حضور نے محمد آباد اسٹیٹ۔ نور نگر اسٹیٹ۔ لطیف نگر اسٹیٹ اور کریم نگر اسٹیٹ کے منیجر صاحبان اور اکاؤنٹنٹ صاحبان کی ایک میٹنگ بلائی۔ اور حسابات ملاحظہ فرمائے۔

تیری ہاں تیری مدد درکار ہے

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

آنکھ میری کس لئے خونبار ہے ۔۔۔ دل مرا کیوں بے قرار و زار ہے
اب کہاں وہ خیر خواہی کا رواج ۔۔۔ جس کو دیکھو درپئے آزار ہے
جس کو ہونا تھا ہدایت کا امیں ۔۔۔ آج وہ اک ظالم و خونخوار ہے
دشمنِ رشد و سعادت بن گیا ۔۔۔ راستی و صدق سے بیزار ہے
بے غرض کی دوستی عنقا ہوئی ۔۔۔ اب جو ہے مطلب کا اپنے یار ہے
آج مسلم کو مٹانے کے لئے ۔۔۔ ساری دنیا برسرِ پیکار ہے
کس طرح دیکھے گا وہ روئے فلاح ۔۔۔ جو مسلماں ہو کے بدکردار ہے
المدد اے میرے مولا المدد ۔۔۔ کفر دیں سے برسرِ پیکار ہے
کفر اور اسلام کی اس جنگ میں ۔۔۔ تیری ہاں تیری مدد درکار ہے
ہم ضعیفوں ناتوانوں کے لئے ۔۔۔ ملجأ و ماوی تری سرکار ہے

تیرا دیوانہ بڑا ہشیار ہے ۔۔۔ خفتہ کہتے ہیں جسے بیدار ہے
زندۂ جاوید کہتے ہیں اسے ۔۔۔ جو شہیدِ کوچۂ دلدار ہے
زخم جو تیرے لئے ہوں پھول ہیں ۔۔۔ دار مل جائے تو وہ بھی دار ہے
شعلہ ہائے آتشِ عشق آہ آہ ۔۔۔ میرا سینہ کوہِ آتش بار ہے
عشق کے گلہائے رنگا رنگ سے ۔۔۔ دل ہے یا اک پر فضا گلزار ہے

ہے وہ بے شک بے نظیر و بے مثال
شمس جس کا طالبِ دیدار ہے

ملجأ: گھر جس میں انسان گرمی و سردی میں پناہ لیتا ہے۔

دنیا میں تبلیغ اسلام کا ایک موثر ذریعہ

دنیا کی ایک ہزار لائبریریوں میں تبلیغی لٹریچر رکھنے کی تحریک

الفضل میں متعدد بار لکھا جا چکا ہے کہ لٹریچر کی اشاعت تبلیغ کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ کیونکہ ایک کتاب جو کسی شہر کی لائبریری میں رکھی جاتی ہے۔ وہ اس شہر کے باشندگان کے لئے مستقل تبلیغ کا ذریعہ ہوتی ہے۔ میں نے یہ تحریک کی تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تالیف دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی مغربی ممالک کے لئے تبلیغی لحاظ سے نہایت مفید کتاب ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح از ولادت تا وفات نہایت دلکش پیرایہ میں درج ہے۔ اور اسلامی تعلیم کے خلاصہ کے علاوہ مستشرقین کے بڑے بڑے اعتراضات کے بھی مفصل و مدلل جوابات دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب بک ڈپو تالیف نے پانچ ہزار کی تعداد میں لنڈن میں طبع کروائی۔ صیغہ ہذا نے جماعت ہائے احمدیہ کو تحریک کی تھی۔ کہ وہ اس کتاب کے زیادہ سے زیادہ نسخے خرید کر دنیا کی لائبریریوں میں رکھوائیں۔ اور اس طرح اسلام کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہونچانے میں عملی طور پر شریک ہوں۔

چند جماعتوں نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دو سو تین سو نسخے خریدے ہیں۔ جن کا اکثر حصہ امریکہ کی لائبریریوں میں رکھوایا گیا ہے میں پھر امراء و سیکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک میں عملی طور پر حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

قیمت دیباچہ انگریزی چھ روپے فی نسخہ (خاکسار جلال الدین شمس)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۵۲ء

اسلام کی تحریک کی بنیاد خدا پرستی اور وحی پر ہے

اسلام ایک دین ہے جس کی بنیاد "خدا پرستی اور وحی" پر ہے۔ اس لئے اس کا مزاج ان تمام تحریکوں سے الگ ہے۔ جو انسان نے محض عقل سے اللہ تعالےٰ اور اس کی وحی سے آزاد ہو کر خود وضع کی ہیں۔ اسلام اور ان دنیاوی تحریکوں میں جو مابہ الامتیاز ہے وہ یہی ہے کہ دنیاوی تحریکیں صرف اس دنیا کے سود و زیاں کے پیش نظر بنائی جاتی ہیں۔ مگر اسلام جو لائحۂ زندگی پیش کرتا ہے۔ اس کا انحصار ان نتائج پر ہے۔ جو حقیقی طور پر بعد الموت کی زندگی میں موجودہ زندگی کے نکلنے والے ہیں۔

کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے حامیوں کا اس پر پورا پورا ایمان نہ ہو۔ چونکہ دنیاوی تحریکوں کا تعلق صرف مادی دنیا سے ہوتا ہے۔ اور اس کا سود و زیاں اس دنیا تک محدود ہوتا ہے۔ اس لئے عوام اس پر فوراً مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح جو ایمان پیدا ہوتا ہے۔ وہ ان کو متحرک کر دیتا ہے۔

اب جس تحریک کی بنیاد بعد الموت کی جزا سزا پر ہو ظاہر ہے کہ جب تک اس پر پختہ ایمان نہ ہو۔ اس تحریک سے عملی حرکت پیدا نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم کے الفاظ میں کوئی انسان مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ جب تک اللہ تعالےٰ اس کے رسولوں اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور یوم الدین پر ایسا ایمان نہ ہو۔ جو اس لائحۂ عمل پر جادہ پیما کر دے جو اللہ تعالےٰ نے اسلامی زندگی کے لئے متعین کیا ہے۔

ایسا محکم ایمان کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جب تک کسی نہ کسی طرح یہ صداقتیں ہم کو پوری طرح محسوس نہ ہوں۔ ان پر ہمارا ایمان اتنا محکم نہیں ہو سکتا۔ جس سے ہمارے رگ و پے میں حرکت پیدا ہو۔

اگر ہم اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہمیشہ ایسے لوگ موجود رہے ہیں۔ جن کو براہ راست اللہ تعالےٰ سے تعلق رہا ہے۔ اور انہی لوگوں کے ذریعہ سے اسلام ایک مؤثر تحریک بنا رہا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے ایک دنیوی مادی تحریک چونکہ عوام پر ظاہری طور پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے عوام اس سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسلامی تحریک جو بنیادی طور پر ایک روحانی تحریک ہے بغیر اللہ تعالےٰ کی خاص توجہ کے براہ راست اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

یعنی ہمیں نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہمیں اس کے محافظ ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق جیسا کہ حدیث نبوی سے ثابت ہوتا ہے ہر صدی کے سر پر اپنے خاص بندوں کو مجدد بنا کر بھیجتا رہا ہے۔ جو احیاء و تجدید دین کرتے رہے ہیں۔ جب بھی اسلام لوگوں کے دلوں سے محو ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کسی نہ کسی بشر کو کھڑا کرتا رہا ہے۔

فی زمانہ ہم دیکھتے ہیں کہ صحیح اسلامی زندگی کا معیار نہایت پست حالت میں ہو گیا ہے۔ اور تاریخ اسلام میں ایسا زمانہ پہلے کبھی نہیں آیا۔ جس میں غیر اسلامی اثرات اتنے گہرے پڑے ہوں۔ جیسا کہ موجودہ دور میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہ زوال ہر جگہ محسوس ہو رہا ہے۔ اور ہر جگہ سوچنے والے لوگ اس زوال کو ایک عظیم عذاب سے موسوم کر رہے ہیں۔ جو اسلامی زندگی کو ترک کر دینے کی وجہ سے آیا ہے۔ چنانچہ تقریباً تمام اسلامی ممالک میں کسی نہ کسی رنگ میں ایسی تحریکیں پیدا ہو رہی ہیں۔ جن کا مقصد اس عذاب سے چھٹکارا پانے کی سبیل پیدا کرنا ہے۔ لیکن جہاں تک تجربہ بتاتا ہے ایسی تحریکیں کسی ایک ملک میں بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکیں۔ بلکہ اکثر ایسی تحریکیں تو بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں۔ ان تحریکوں کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ عموماً یہ تحریکیں اسلام کو بھی دوسری دنیاوی سیاسی تحریکوں کی طرح پیش کرتی ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ اسلامی اخلاق کی تعمیر کو بنیادوں سے شروع کریں۔ اوپر سے یعنی حکومتی اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ایسی تحریکوں کا سیاسی انداز میں شروع ہونا خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ تحریکیں اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ پروگرام سے باہر ہوتی ہیں اور ان کے اختراع [illegible]

نتیجہ ہوتی ہیں۔ اور اسی طرح پیدا ہوتی ہیں۔ جس طرح دوسری دنیاوی مادی تحریکیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور ان کا طریق کار بھی وہی ہوتا ہے۔ جو دنیاوی تحریکوں کا ہوتا ہے۔

احیاء و تجدید اسلام کی حقیقی تحریک وہی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے جو الٰہی وعدہ انا له لحافظون کی تعریف میں آتی ہو۔ یعنی اس کا آغاز کسی ایسے بندۂ خدا کے ہاتھ سے ہو۔ جس کو خود اللہ تعالےٰ اس کام کے لئے مقرر کرے۔ اور موجودہ زمانے کے حالات تقاضا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنا کوئی نہ کوئی ایسا بندہ مبعوث کرے۔ جو اسلام کو از سر نو دنیا میں قائم کرنے کے لئے وہی طریق کار اختیار کرے۔ جو انبیاء علیہم السلام کا طریق کار ہے۔ یعنی انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالےٰ اس کے رسولوں۔ اس کے فرشتوں اور یوم الدین پر وہ پختہ محکم اور کامل ایمان پیدا کرے۔ جس سے اسلامی زندگی کی تعمیر ہوتی ہے۔ اور وہ عذاب الیم ٹل جائے جس میں دنیا گرفتار ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یا ایها الذین اٰمنوا هل ادلکم علیٰ تجارة تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللّٰه ورسوله

یعنی اے مسلمان کہلانے والو کیا میں تم کو ایسی تجارت کی طرف راہ نمائی کروں جو تمہیں عذابِ الیم سے نجات دے۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

اللہ تعالےٰ کے اس کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب لوگ کہلائیں گے تو مسلمان مگر حقیقت میں نہ تو ان کو اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو گا۔ اور نہ رسول اللہ پر۔ اور اس فقدان ایمان کی وجہ سے وہ عذابِ الیم میں گرفتار ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ ایسے عذاب الیم سے نجات دلانے کے لئے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر جو ایمان پیدا ہونا چاہیئے۔ وہ بغیر کسی ایسے بندۂ خدا کی راہ نمائی کے پیدا نہیں ہو سکتا جس کو اللہ تعالےٰ اپنے وعدۂ انا له لحافظون کے مطابق مبعوث کرے۔ کیونکہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی تاریخ کے ہر ایسے دور میں جب ایمان کمزور ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق اپنے بندے مبعوث کرتا رہا ہے۔ حالانکہ جو حالت اب ہے پہلے کبھی ایسی نہیں ہوئی۔ تو پھر یہ کس طرح مانا جا سکتا ہے کہ اب اس کو اپنا وعدہ پورا کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اور لوگ خود بخود اصلاح کر لیں گے۔ یا کوئی خود ساختہ مصلح اٹھ کر اصلاح کر دے گا جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے اسلامی تحریک کا مزاج دنیاوی تحریکوں سے بالکل مختلف ہے۔ اور اس کا طریق کار ان کے طریق کار سے بالکل علیحدہ ہے۔ یہ ایک روحانی تحریک ہے۔ اس کی بنیاد "خدا پرستی اور وحی" پر ہے۔ اس لئے جب تک اس کے مزاج کے مطابق اس پر محکم ایمان پیدا کرنے کے صحیح ذرائع موجود نہ ہوں یہ تحریک چل نہیں سکتی۔

---

۳۱ مارچ کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

وکیل المال تحریک جدید

تعلیم الاسلام کالج کے نادار طلباء

صدر انجمن احمدیہ نے ریزولیوشن ۲۴۸ الف ۲۰-۹-۵۱

تعلیم الاسلام کالج میں نادار طلباء فنڈ کھولنے کی اجازت فرمائی ہے۔ جس میں جماعت لاہور سے خاص طور پر اور دوسرے چیدہ اصحاب سے عام طور پر تین ہزار روپے سالانہ تک چندہ جمع کیا جائے لہٰذا جماعت احمدیہ کے مخیر اصحاب سے عموماً اور جماعت لاہور کے اصحاب سے خصوصاً درخواست ہے کہ اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اپنے عطیہ جات ہمیں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اس سلسلہ میں بہتر یہ ہے کہ احباب اپنے ذمہ معین رقم ماہوار [illegible] لگا لیں تا غریب طلباء کو امداد دی جا سکے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

احرار کی پاکستان دشمنی (۳)

(از مکرم ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور)

(۱۰) مجلس احرار کے رضا کاروں کی نیشنل گارڈ میں شمولیت ملک کیلئے خطرہ ہے

بہر حال ۱۹۴۷ء میں نہرو اور پٹیل کے ان دیرینہ خادموں نے جو روش اختیار کی۔ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آج ملک کا چاروں طرف سے خطرات میں گھر جانا احرار کے مکروہ ارادوں کو کامیاب بنانے کے لئے ایک مناسب موقع ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اپنے آقاؤں کے ساتھ وفاداری کا عملی ثبوت دینے کے لئے آج پھر مجلس احرار اپنے سازشی ترکش کو لے کر میدان میں نکل آئی ہے۔ اور اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھا کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوششوں میں پھر مصروف نظر آتی ہے۔ اپنے خیالات کے پرچار کے لئے زعماء احرار نے پھر سرحدی اضلاع کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سندھ کے سرحدی اضلاع کا دورہ کرنے کے بعد پنجاب کے سرحدی مقامات کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اپنے رضا کاروں کو جو ان کی ظاہری تلقین کے باوصف آج بھی سرخ وردیوں میں ہیں، قومی رضا کاروں کی جماعت میں کثرت کے ساتھ شامل ہونے کی اپیل کر رہے ہیں تاکہ حکومت کے انتظام اور حکومت کے خرچ پر ان کی سرخ فوج تربیت حاصل کرے۔ اور آئندہ شاہ جی کے اشاروں پر سوچ سمجھے کام کرنے کے لئے تیار رہے۔ حکومت اور عوام کے لئے یہ معاملہ بہت ہی فکر اور غور کا ہے۔ کیونکہ فوج اور قومی رضا کاروں کی جماعت کے دروازے ایک ایسی جماعت کے لئے کھول دیئے گئے ہیں (۱) جس نے قیام پاکستان کی شد و مد کے ساتھ مخالفت کی (۲) جو قائد اعظم کی بدترین دشمن تھی۔ (۳) جو پاکستان کے قیام کے بعد پاکستان کے بیرونی دشمنوں کے ساتھ ہم زبان ہو کر ملک کے اندر انتشار تفرقہ اور بدامنی پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ (۴) جو حکومت کے وزراء کے خلاف عوام میں بداعتمادی پیدا کرنے کی مہم ملک کے بیرونی دشمنوں کے اشاروں پر چلا رہی ہے (۵) جس نے پاکستان کے قیام اور تقسیم کو کبھی اعلانیہ تسلیم نہیں کیا۔ (چنانچہ شاہ جی کی ایک بھی تقریر، بیان، اعلان، خطبہ، یا تحریر یا مجلس احرار کا کوئی ریزولیوشن اس ضمن میں پیش نہیں کیا جا سکتا) بلکہ اس کے برعکس شاہ جی کی حالیہ تقریر میں (جو ۱۹ اگست ۱۹۵۱ء کو رات کے گیارہ بجے موچی دروازہ کے باہر ہوئی۔ جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے) ان کے مندرجہ ذیل الفاظ ہمارے مندرجہ بالا بیان کو اور بھی تقویت دینے کے لئے کافی ہیں۔ بخاری صاحب نے جوش خطابت میں کہا:-

"ہم نے پاکستان کی مخالفت کی۔ اور ہم اس بات کو آج بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مگر ہماری یہ بات یاد رکھنا اور اسے بھول نہ جانا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آئندہ ہماری یہی بات کبھی آپ کے کام آ جائے"

یہ الفاظ بخاری صاحب نے لاہور کے شہریوں کے جمع کثیر میں (اور بقول بخاری صاحب ۲ لاکھ کے مجمع) میں کہے۔ حکومت پنجاب کے نمائندہ صدر پنجاب اسمبلی خلیفہ شجاع الدین صدر جلسہ کی حیثیت سے یہ تقریر سننے میں گہرے انہماک کا اظہار کر رہے تھے۔ کیا بخاری صاحب کے اس بیان پر بھی ان کے کان نہ کھڑے ہوئے۔ بخاری صاحب نے واضح الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ انہوں نے پاکستان کے نظریہ کی مخالفت کی اور عوام کو ان کی یہ مخالفت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ پٹیل اور نہرو کے ان سرکاری ایجنٹوں کے خیال میں پاکستان کا وجود خدانخواستہ ختم ہو جائے گا۔ اور گاندھی جی کا اکھنڈ بھارت پھر قائم ہو جائے گا۔ پاکستان کی "پ" بھی نہ بننے دینے کے دعوے پر وہ آج بھی نہ صرف یہ کہ قائم ہیں بلکہ اس کے پورا ہونے کے متعلق آئندہ بھی پُر امید ہیں۔ جہاں تک ان کی اس خوش فہمی کا تعلق ہے اس کا جواب تو صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو معجزانہ رنگ میں ایک مملکت عطا کی ہے۔ اس مملکت کا حصول خلاف توقع اور خدا کے خاص فضل اور احسان کا نتیجہ ہے۔ پس جس طرح یہ مملکت ان کی اور ان کے ہندو آقاؤں کی کوششوں کے باوجود قائم ہوئی۔ اسی طرح آئندہ بھی اللہ تعالےٰ ان کے ارادوں کو ناکام کر دے گا اور جس طرح پہلے ان کی امیدیں خاک میں ملتی رہیں۔ اسی طرح اب بھی ناکامی کا منہ انہیں دیکھنا پڑے گا ان شاء اللہ پاکستان مٹنے کے لئے نہیں بلکہ بڑھنے، پھیلنے اور پھولنے کے لئے قائم ہوا ہے۔ اور وہ ان شاء اللہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ مگر یہاں جس امر کی طرف حکومت اور عوام کی توجہ مبذول کرانا مقصود ہے وہ یہ ہے۔ کہ قومی رضا کاروں کی جماعت میں احرار کے رضا کاروں کو بھرتی کی کھلی اجازت دینے سے پہلے ہمیں پورے غور اور تدبر سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ جنگ کی صورت پیدا ہوئی تو قومی رضا کاروں کی جماعت محاذ پر لڑنے والی ہماری بہادر افواج کی "پشت پناہ" ہو گی۔ اور ملک کے اندر ہر سیاہ و سفید کی کلی مختار۔ اس جماعت کا ملک کے دشمنوں کے ہاتھ میں چلا جانا جیسا کہ مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے۔ بہت ہی خطرناک نتائج پیدا کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔

(۱۱) مجلس احرار کا وجود ہندوستان میں کیوں ختم کر دیا گیا

عوام کو دھوکہ دینے کے لئے احرار کی طرف سے ۱۹۴۸ء میں یہ اعلان ہوا تھا کہ انہوں نے اپنی سرگرمیاں ختم کر دی ہیں۔ البتہ صرف مذہبی تبلیغ کے فریضہ کی انجام دہی کے لئے مجلس کی کوشش جاری رہیں گی۔ چنانچہ جیسا کہ اوپر درج ہوا ۱۹۴۸ء کی تقریر میں عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ "مرزائیت کے فتنہ کے خلاف مجلس کی سرگرمیاں جاری رہیں گی"۔ قطع نظر اس امر کے کہ احرار نے اپنے سیاسی مقاصد کو ابھی تک خیرباد نہیں کہا اور اب تک ان کی جماعت کا سیاسی پروگرام پرانی روایات پر قائم ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر احرار کی زندگی کا مقصد مذہب اسلام کی تبلیغ ہی ہے اور وہ صرف اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کی تڑپ میں دن رات موٹے ہو رہے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو صرف پاکستان تک ہی محدود رکھا ہے۔ اور ہندوستان میں اپنی جماعت کے وجود کو ان معنوں میں ختم کر دیا ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہندوستان میں احمدی موجود نہیں ہیں؟ کیا وہاں اجرائے نبوت کے خلاف تبلیغ کی اب ضرورت نہیں رہی؟ کیا اب ہندوستان میں احمدیت کی دشمنی کی ضرورت باقی نہ رہی؟ اگر نہیں تو پھر پاکستان کے علاوہ ہندوستان میں بھی مجلس احرار کی انہی مذہبی بنیادوں پر تشکیل کی انہوں نے کیوں ضرورت محسوس نہیں کی۔ بلکہ اس سے بھی ذرا ایک قدم آگے بڑھا کر سوچا جائے تو معلوم ہو گا کہ اجرائے نبوت اور احمدیت کے خلاف تبلیغی جہاد تو دراصل سادہ ڈھونگ ہی ڈھونگ ہے۔ ورنہ اگر احرار کی نیت درست ہوتی تو اسلام کی سچی تبلیغ اور اشاعت کے لئے حقیقی میدان تو ہندوستان ہی ہے۔ تاکہ وہاں کے تیس کروڑ کافروں کو تبلیغ کے ذریعہ مسلمان بنا کر ایک اور اسلامی سلطنت کے قیام کو وجود میں لایا جائے۔ پاکستان میں تو فریضہ تبلیغ کو بجا لانے والے کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ اگر نہیں تو ہندوستان میں نہیں اور اگر ہیں تو بہت قلیل تعداد میں لہذا احمدیت کے خلاف تبلیغ اول تو بالکل لایعنی امر ہے۔ اس لئے کہ یہ جماعت خدا تعالےٰ کے رسول اور اس کی شریعت کے ماننے والے مسلمانوں کا ہی ایک حصہ ہے۔ دوسرے اگر ان کی اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ احمدیت کے خلاف جہاد کی کوئی ضرورت ہے تو پھر یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ ہندوستان میں کثیر التعداد احمدیوں کی موجودگی میں مجلس احرار نے کیوں وہاں اپنی اس قسم کی سرگرمیوں کو ختم کر دیا ہے اور اس مقصد کے لئے صرف پاکستان کو ہی کیوں منتخب کیا؟ ہمارے نزدیک تو احرار کے لئے تبلیغ کا اصل میدان ہندوستان ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ وہاں احمدی موجود ہیں۔ اور ان کا مرکز قادیان ہندوستان میں ہی ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ غیر مسلموں کی ایک کثیر تعداد وہاں آج بھی روحانی پیاس بجھانے کے لئے سرگرداں ہے۔ لیکن اس کے باوجود تقسیم کے بعد احرار کا ہندوستان میں اپنی مذہبی سرگرمیاں بند کر کے پاکستان کو اس کام کے لئے منتخب کر لینا ہمارے اس خیال کو اور بھی تقویت دیتا ہے کہ دراصل ان کا اصل مقصد مذہب کی اشاعت نہیں بلکہ سیاسی طور پر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا دیرینہ پروگرام ہے۔ جس پر گذشتہ تین سال سے عمل پیرا ہیں۔ اور وہ پروگرام یہی ہے۔ کہ مذہبی اختلافات کی آڑ میں پاکستان کے مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلا کر ان کی طاقت کو سلب کر لیا جائے اور ہندو آقاؤں کے ہاتھ کو مضبوط بنانے کے لئے ہندوستان میں پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کیا جائے اور کشمیر کے مسلمانوں کو ہندوستان کے ساتھ شمولیت کے لئے ورغلایا جائے۔ پاکستان میں مسلمانوں کا عروج بھارت کی خواہشات کی تکمیل میں ایک بہت بڑی روک ہے جسے دور کرنے کے لئے ایسے ہی احراریوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مذہب کی آڑ میں یہ ایک بیرونی سیاسی جماعت یہاں اڈے جمائے ہوئے ہے۔

۱۲۔ ففتھ کالم کون ہے؟

بخاری صاحب نے اپنے گلے کی بلا جماعت احمدیہ کے سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنا پورا زور یہ ثابت کرنے پر صرف کر دیا کہ جماعت احمدیہ غدار اور ملک کی دشمن ہے۔ مگر انہیں یہ خیال نہ رہا کہ جنگ کے زمانہ میں ملک کے اندر کام کرنے والی مختلف جماعتوں میں سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ دوسری جماعت کے غدار یا ففتھ کالم ہونے کا جلسوں میں اعلان کرتی پھرے۔ یہ کام حکومت کا ہے۔ ورنہ اگر اسی طرح ہر جماعت کو اس قسم کے الزام تراشنے کی اجازت دیدی جائے۔ تو نتیجہ ظاہر ہے کہ ملک کے اندر ایک نہ ختم ہونے والا انتشار پیدا ہو جائے۔ جسے روکنا حکومت کے لئے بہت مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ لہذا میں اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنے سے تو اجتناب کروں گا کہ ففتھ کالم احرار خود ہیں۔ لیکن احرار کی گذشتہ تاریخ اور مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے ملک کا دشمن دراصل کون ہے؟ جماعت احمدیہ یا احرار؟ یعنی وہ جماعت جس کی گذشتہ تاریخ کانگریس کی اور ہندوؤں کی مخالفت سے بھری پڑی ہے یا وہ جماعت کہ جس کے قیام کے دن سے لے کر آج تک کانگریس اور ہندوؤں کے ساتھ تعاون کے سوا ہمیں کچھ اور نظر ہی نہیں آتا؟ (باقی)

دعائے مغفرت

مکرم جنید صاحب ہاشمی (ابن مکرم قاضی اکمل صاحب) کی چار ماہہ بچی ۱۷ مارچ ۱۹۵۲ء کو فوت ہو گئی۔ مکرم سلیم احمد دار التجلید اور ان کی اہلیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے بعض کارکنوں نے تجہیز و تکفین میں مشارکت و موانست فرمائی جزاھم اللہ احسن الجزاء

بچی کی والدہ سرطان کی وجہ سے بدستور بیمار ہے احباب کرام سے دعاء صحت کاملہ و عاجلہ کی درخواست ہے عند اللہ ماجور و عندنا مشکور ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

تحریک جدید کے دفتر اول کے اٹھارھویں سال ۱۸ کے وعدے

پاکستان کے وعدوں کی آخری میعاد تک

سو فی صدی پورا کرنیوالے قابل تعریف و قابل تقلید مجاہدین!

(۳)

ذیل میں جو فہرست دی جارہی ہے اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ دس ہزار روپیہ سے اُوپر کا عطیہ بھی تفصیل سے شائع کیا جارہا ہے تاکہ تحریک جدید کے مجاہد بھی اپنے مرحوم خویش و اقارب کی طرف سے ادا کرکے انکو ثواب پہنچانے کا ثواب حاصل کریں۔ اور اس طرح وہ خود بھی زیادہ ثواب لینے والے ہوں گے۔ اور ان کے وعدوں میں بھی اضافہ ہو جائے گا جو تحریک جدید کیلئے زیادہ مفید ہے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ۱۰,۰۱۱/-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دسویں سال میں دس ہزار روپیہ چندہ تحریک جدید میں دیا تھا۔ اور پھر جہاں گیارھویں سال میں وعدہ کرنے والے احباب اگر چاہیں تو نویں سال کے برابر دیکھ آئندہ اضافہ کرتے جاویں۔ حضور کا نویں سال میں تو ۲۷۸۴ وعدہ تھا جو ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ تھا۔ لیکن گیارھویں سال میں بھی نویں سال کے برابر نہیں بلکہ دسویں سال کی ادا کردہ رقم دس ہزار پر اضافہ کرکے دیا۔ اور گیارھویں، بارھویں، تیرھویں، چودھویں، پندرھویں، سولھویں، سترھویں اور اب اٹھارھویں سال میں بھی ہر سال دس ہزار روپیہ پر اضافہ کرکے عطا فرماتے ہیں۔ یہ حضور کا چندہ مندرجہ ذیل کی طرف سے ادا ہو رہا ہے۔ اور پہلے سال سے اسی طرح ادا کیا جارہا ہے:۔

(۱) اپنی طرف سے ادا فرماتے ہیں۔ اور
(۲) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔
(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے۔
(۴) حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ حرم حضور کی طرف سے
(۵) حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ " " " "
(۶) حضرت امّ طاہر صاحبہ " " " "
(۷) صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ " " " "
(۸) دس نادار احمدیوں کی طرف سے
(۹) اُن رُوحوں کی طرف سے جو صداقت کیلئے تڑپ رہی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنوری میں ہی سال ۱۸ کا چندہ عطا فرما کر عملی سبق دیا ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی پہلے تین چار ماہ کے اندر ادا کر دیں۔ پہلے تین چار ماہ میں ادا کرنے کے لئے حضور کا ارشاد بھی ہے اور عمل بھی۔ اور چوتھا مہینہ ماہ مارچ ہے۔ اسلئے ہر وہ مومن مخلص جو اس میں حصہ لے رہا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنا وعدہ ۳۱ رمارچ تک پورا کرنے کی پوری جدوجہد ابھی سے کرے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۲۰۴/-
سیدہ آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ ۱۰۲/-
صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۱۱/۴
میاں عباس احمد خان صاحب " " ۴۱۰/-
صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ " " ۱۷۰/-
چوہدری عبدالمجید صاحب دفتر محاسب ربوہ ۲۱/-
اہلیہ صاحبہ " " " " ۱۵/-
قاضی عبدالرحمٰن صاحب ربوہ ۵۶/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۱/۴

ملک محمد شفیع صاحب دفتر بیت المال ربوہ ۱۴۳/-
مریم بیگم صاحبہ اہلیہ " " " ۲۲/۸
مختار احمد صاحب ہاشمی ۱۸/-
قریشی محمد عبداللہ صاحب دفتر محاسب ربوہ ۱۸/-
مولوی غلام حیدر صاحب دفتر دعوۃ و تبلیغ ربوہ ۵/۴
ملک رسول بخش صاحب اوورسیر " ۱۰/-
منشی الیاس الدین صاحب دفتر جائداد " ۱۲/-
پیر معین الدین صاحب فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور ۱۱۰/-
حافظ عبدالسلام صاحب وکیل الدیوان ربوہ ۱۵۰/-
اہلیہ صاحبہ " " " " ۵۰/-
مولوی نذیر احمد علی صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ ۵۹/۸
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " " " ۱۲/۸
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب جامعہ احمدیہ احمد نگر ۱۴/۴
قریشی محمد نذیر صاحب " " ۵/۴
محبوب عالم صاحب خالد تعلیم الاسلام کالج لاہور ۵۳/-
منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ " " " ۱۹/۸
" نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ " " " ۱۷/-
صوفی بشارت الرحمٰن صاحب پروفیسر " ۱۰۵/-
نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب لاہور ۲۰/۱
سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ۱۰۶/-
ماسٹر محمد نور الٰہی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ۱۳/۷
اہلیہ صاحبہ " " " ۶/۳
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر " " ۸۵/-
ماسٹر غلام احمد صاحب " " " ۶/۹
راجہ محمد نواز صاحب ربوہ ۱۰/-
بابو کرامت اللہ صاحب انبالوی بلاک الف ربوہ ۲۷/-
حضرت مفتی محمد صادق صاحب ربوہ ۱۳۳/-
رقیہ بانو صاحبہ اہلیہ " " " ۱۰/-
حکیم محمد عبدالعزیز صاحب بلاک الف ربوہ ۲۶/۱۴
سلطان عزیزہ صاحبہ اہلیہ " " ۶/۴
منجانب مولوی محمد عبداللہ صاحب والد مرحوم ۶/۴ } ۱۲/۸
و " مہتاب بی بی صاحبہ والدہ مرحومہ ۶/۴ }
بابو نور احمد صاحب چغتائی بلاک الف ربوہ ۲۳/-
خواجہ عبیداللہ صاحب ریٹائرڈ ایس۔ڈی۔او۔ بلاک ج ربوہ ۱۸۵/-

چوہدری محمد بوٹا صاحب دکاندار بلاک ج ربوہ ۷/۶
حاجی محمد فاضل صاحب اوورسیر ربوہ ۵/-
ملک محمد رفیق صاحب بلاک ح ربوہ ۶۲/-
شیخ سراج الحق صاحب پٹیالوی ربوہ ۷۷/-
منجانب جد امجد " " " ۲۳/-
" والدین مرحومین " " " ۶/۱۲
" ہمشیرہ اہلیہ مرحومہ " " " ۱۱/۶
مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ربوہ حال پشاور ۱۰/-
میاں عبدالرزاق صاحب ربوہ ۲۱/-
محترمہ استانی مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ ۶۲/۱۵

استانی صاحبہ کے اس وعدہ کو دیکھ کر دوسری استانیوں اور ملازمت پیشہ دوسری بہنوں کو اپنے وعدوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور اپنی قربانی کو اپنے معیار کے مطابق لانا چاہیئے۔

محترمہ سراج بی صاحبہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۱۶/-
" سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم احمد الدین صاحب مرحوم ربوہ ۱۶/۱۲
" زینب خاتون صاحبہ نرس اہلیہ " " " ۱۶/۱۲
" اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مددخاں صاحب مرحوم " ۱۳/۴
میاں احمد دین صاحب مؤذن بلاک الف " ۶/-
مولوی محمد حسین صاحب تحسین مرحوم " " ۸/-
والدہ صاحبہ " " " " ۶/-
محترمہ والدہ صاحبہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر زود نویس ربوہ ۱۸/-

---

قبل ازیں ایک فہرست سال ۱۸ کا چندہ پیشگی ادا کرنیوالے مجاہدین کی شائع ہو چکی ہے۔ ذیل کے نام رجسٹر سے نقل کرنے میں رہ گئے تھے جو اب بطور تتمہ دیئے جاتے ہیں:۔

ماسٹر عبدالعزیز صاحب معہ اہلیہ غلام فاطمہ صاحبہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ ۲۰/-
شیخ عبدالکریم صاحب مرحوم بذریعہ ماسٹر صاحب مذکور ۵/۲
منشی رحمت خاں صاحب فیروزپوری حال راولپنڈی ۱۷/۱۰
اہلیہ صاحبہ " " " " " ۶/۱۲
مولوی غلام محمد صاحب شیخپور ۶/۸
بابا محمد الدین صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب قادیان ۷/۱۲
ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سیالکوٹ چھاؤنی ۵۱۴/-
(انکے نام میں سہو کاتب سے -/۵۱۴ کی بجائے ۴ہزار چھپ گئے تھے)

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سیالکوٹ نے پہلے -/۱۴ روپے دیئے تھے۔ پھر آپ نے -/۵۰ کا اضافہ کرکے -/۶۴ روپے ادا فرمائے۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء۔

تحریک جدید کے چندہ میں حصہ لینے والے مجاہدین یہ نوٹ فرمالیں کہ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم زبانِ حال سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے وعدے کی رقم بے شک وعدہ سے زیادہ دیکر ثواب حاصل کریں۔ اور خصوصاً وہ احباب کرام جن کے وعدے ان کی آمد کے لحاظ سے کم ہیں خصوصیت سے توجہ فرمائیں۔ اور دوست یہ نوٹ رکھ لیں کہ سال ۱۸ کا چندہ ۳۱ رمارچ تک ادا کرنیوالوں کے نام اخبار الفضل میں بھی شائع کیے جائیں گے۔ انشاء اللہ

مرزا مہتاب بیگ صاحب سیالکوٹ شہر ۳۴/۲
شریفہ بیگم صاحبہ تلونڈی۔ پسرور ضلع سیالکوٹ ۸۵/-
شیخ میر محمد صاحب نوشہرہ ککے زئیاں " ۱۱/۵

ملک امام الدین عبد الحفیظ صاحب کراچی ۸۷۵/-

حاجی ملک امام الدین صاحب بدین سندھ ۵۸/-

منجانب والدین مرحومین 〃 〃 〃 ۱۲/۲

〃 ملک نبی بخش صاحب و تائی صاحبہ و بڑی والدہ صاحبہ 〃 ۲۰/-

ملک فیروز الدین صاحب ساہووالی ضلع سیالکوٹ ۵۱۲/-

غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ میاں احمد دین صاحب سمبڑیال 〃 ۱۳/-

مولوی غلام رسول صاحب مانگا چانگریاں 〃 ۸/-

فتح دین صاحب سیال گھٹیالیاں 〃 ۸/۴

حکیم محمد فیروز الدین صاحب پنشنر قلعہ صوبا سنگھ 〃 ۱۴/-

امۃ الحبیب صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 〃 ۷/۸

عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 〃 ۷/۵

بچگان 〃 〃 〃 〃 ۵/۳

سید سراج دین صاحب بنگلہ نہر میانوالی 〃 ۲۱/-

چوہدری ظفر احمد خاں صاحب دولم 〃 ۶۴/-

رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 ۵۰/-

چوہدری نذیر حسین صاحب رائے پور قادر آباد 〃 ۵۰/-

چوہدری ولی داد صاحب مراڑہ 〃 ۵۸/-

لفٹننٹ کرنل چوہدری نظام الدین صاحب پنجگرائیں 〃 ۲۰۷/-

محمد عبد اللہ صاحب جنڈو ساہی ڈسکہ 〃 ۵/-

مولوی محمد منشی خاں صاحب دیہاتی مبلغ ڈیریانوالہ 〃 ۵/-

محمد عبد اللہ صاحب بکیریاں والے عہدی پور 〃 ۸/۸

بابو غلام رسول صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور ۸/۸

ملک احسان اللہ صاحب 〃 〃 〃 ۲۰/۸

مستری محمد الدین صاحب محمد نگر 〃 ۲۰/-

اہلیہ صاحبہ عبد الماجد صاحب نیلا گنبد 〃 ۱۶/-

حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم 〃 〃 ۲۳/-

محمد یحییٰ صاحب 〃 〃 ۴۰/-

میاں سراج دین صاحب 〃 〃 ۱۰۰/-

سید محمد سعید صاحب سلیم 〃 ۱۲/-

ماسٹر نذیر حسین صاحب گوالمنڈی 〃 ۱۰/۶

اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۶/۳

چوہدری علی احمد صاحب واچ اینڈ وارڈ انسپکٹر سلطانپورہ 〃 ۱۵۰/-

شیخ فیروز الدین صاحب حلقہ سلطانپورہ 〃 ۵۵/۴

اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۱۰/۴

حکیم محمد عبد اللہ صاحب باغبانپورہ 〃 ۱۶/۱

منجانب اہلیہ صاحبہ و والدین 〃 〃 ۱۰/۲

میاں سعد محمد صاحب سنت نگر 〃 ۸/۷

میاں محمد شفیع صاحب 〃 〃 ۱۰۰/-

سید محمد شاہ صاحب لاہور چھاؤنی ۱۱/۸

چوہدری فتح محمد صاحب سیال سابق ناظر اعلیٰ ماڈل ٹاؤن 〃 ۲۰/-

کیپٹن پیر ضیاء الدین صاحب 〃 ۱۲۲/-

بیگم صاحبہ 〃 〃 ۳۶/-

چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء 〃 ۵۰۰/-

بابو سراج دین صاحب معہ والدین و اہلیہ صاحبہ و دختر 〃 ۱۰۲/-

عبد الحمید صاحب شملوی ٹمپل روڈ 〃 ۱۳۱/۸

اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۲۳/۸

خواجہ محمد شریف صاحب معہ والدہ محترمہ و حضرت نبی کریمؐ و حضرت مسیح موعودؑ ۷۵/-

حکیم عبد العزیز صاحب فیروزپوری لاہور ۵/۸

احمد بی بی صاحبہ اہلیہ 〃 〃 ۵/۸

عبد الکریم خاں صاحب ابن حکیم عبد العزیز صاحب فیروزپوری لاہور ۴۴/۸

ایم۔اے خورشید صاحب لاہور ۵۶/-

خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم 〃 ۱۰۲/-

غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ خواجہ عبد العزیز صاحب مرحوم 〃 ۲۲/-

مبارکہ بیگم صاحبہ بنت خواجہ غلام نبی صاحب 〃 〃 ۱۲/-

محمود الحق صاحب کپورتھلہ ہاؤس 〃 ۱۰/-

میاں محمد اسحٰق صاحب سنوری 〃 ۲۰/-

قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل 〃 ۷/۱۲

جلال بی بی صاحبہ زوجہ نظام الدین صاحب مرحوم 〃 ۵/۱

محمد صادق صاحب فاروقی کوٹ غلام محمد خاں قصور ۱۵/۱۲

اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۹/۱۲

صفدر جنگ صاحب ہمایوں ایس۔ڈی۔او نہر باٹاپور ۳۸۵/-

منجانب والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۲۴/-

〃 اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۲۴/-

(آپ ربوہ تشریف لاتے ہی دفتر میں آئے اور اسی وقت چیک اضافہ سے لکھ کر دیا۔ کہا کہ الحمد للہ یہ سال ادا کر دیا)

نعمت علی صاحب ایس۔ڈی۔او۔ راجہ جنگ لاہور ۱۱۵/-

ڈپٹی محمد فقیر اللہ خاں صاحب کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور ۲۲/-

چوہدری محمد الدین صاحب شمس آباد علی پور 〃 ۱۱/-

ماسٹر غلام محمد صاحب اوّل مدرس ریل پلانٹ [illegible] 〃 ۲۶/-

چوہدری شیر محمد صاحب بیگم کوٹ ضلع شیخوپورہ ۱۰/-

〃 رحمت علی صاحب کرتو 〃 ۷۰/۴

غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 ۷/۷

نصیرہ بیگم صاحبہ دختر 〃 〃 〃 ۷/۷

ناصر احمد صاحب ابن 〃 〃 〃 ۷/۷

چوہدری سلطان احمد صاحب 〃 〃 ۱۷/-

رحمت علی صاحب ولد حاکم الدین صاحب 〃 〃 ۶/۱۳

ناصر احمد صاحب آڑھتی غلہ منڈی سانگلہ 〃 ۳۲/-

ماسٹر سید علی صاحب ہاشمی معہ اہلیہ صاحبہ اوّل مدرس چک ۱۱۷ چھور 〃 ۲۷/-

چوہدری شیر محمد صاحب کرم پورہ 〃 ۱۷۰/-

〃 〃 منجانب حضرت نبی کریمؐ و حضرت مسیح موعودؑ ۱۱/۸

منشی خاں صاحب ننکانہ صاحب 〃 ۸/۸

ماسٹر برکت علی صاحب چک ۲۷ 〃 ۱۱/۱۱

〃 〃 منجانب نواب بی بی صاحبہ اہلیہ 〃 ۷/۱۱

〃 〃 〃 نذیر احمد صاحب پسر 〃 ۱۱/۱۱

〃 〃 〃 بھاگ بھری والدہ صاحبہ و پیر محمد صاحب والد ۱۵/۶

〃 〃 〃 عطاء محمد صاحب چچا ۷/۱۱

ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر کڑیال ضلع شیخوپورہ ۳۵/۱۰

حکیم علی احمد صاحب دیہاتی مبلغ میراں پور 〃 ۳۱/۸

ایم عبد الواحد صاحب اوّل مدرس باٹھ و سیکرٹری مال نوڈوگر 〃 ۱۳/-

عطاء ربی صاحب ڈھاکے ضلع شیخوپورہ ۸/۴

محمد ابراہیم صاحب جیٹوال 〃 ۱۷/۱۲

شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے 〃 ۲۳/-

چوہدری اللہ بخش صاحب 〃 ۶/۸

عبد الحمید صاحب اوجلوی ڈھاباں سنگھ 〃 ۷/۲

حکیم محمد الدین صاحب مرحوم خانقاہ ڈوگراں 〃 ۵/-

اللہ بخش صاحب 〃 〃 ۹/۲

کریم بخش صاحب چک ۱۸۰ بھوڑو 〃 ۶/۷

میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ شہر ۳۵/-

خواجہ عبد الرحمٰن صاحب گوجرانوالہ شہر ۵/۴

اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو اکبر علی صاحب 〃 〃 ۳۳/-

مراد بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب 〃 〃 ۲۲/-

احمدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد لطیف صاحب 〃 〃 ۵/۸

شیخ محمد عبد اللہ صاحب ہاگودا وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۳۷/-

میاں برکت علی صاحب سوداگر چرم 〃 〃 ۲۶/۸

رکن دین صاحب ککا کولو 〃 ۱۰/۴

لفٹننٹ محمد اکبر صاحب ساہی گوجرانوالہ شہر ۱۳۲/-

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ ۶۲/-

منجانب والد صاحب و اہلیہ مرحومہ 〃 〃 ۱۱/-

چوہدری سردار خاں صاحب موہن کے 〃 ۳۲/-

سلطان علی صاحب گجو چک 〃 ۱۳/-

شیخ عزیز احمد صاحب لائلپور شہر ۱۰۵/-

چوہدری عنایت اللہ صاحب رسالے والہ ۱۲ 〃 ۱۱۵/-

عبد الرحمٰن صاحب کشمیری 〃 ۵۰/-

فتح دین صاحب چاول فروش 〃 ۱۰/-

جنت بی بی صاحبہ چک ۵۹۱ گنگاپور ضلع لائلپور ۴۴/-

چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار چک ۱۲۱ گوکھووال 〃 ۳۰/-

〃 محمد جان صاحب چک ۲۱۲ کتھووالی 〃 ۱۴/۴

حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چک ۲۴۰ ج۔ب 〃 ۳۶/-

منجانب والدین مرحوم 〃 〃 〃 ۶/۸

ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب 〃 〃 ۱۰/۸

عبد المنان شاہ صاحب 〃 〃 ۶/۸

نور احمد صاحب چک چک ۲۹۷ ج۔ب 〃 ۵/۱۱

چوہدری مہر الدین صاحب 〃 〃 ۸/۳

〃 شاہ محمد صاحب 〃 〃 ۵/۴

〃 عبد المجید خاں صاحب چک ۶۸ 〃 ۶۶/۷

رسالدار علی گوہر صاحب چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا 〃 ۲۵/۲

رحمت اللہ صاحب چک ۶۹ گھسیٹ پور 〃 ۱۶/۱۰

〃 〃 منجانب والدہ صاحبہ 〃 ۹/۶

چوہدری محمد عبد اللہ صاحب چک ۲۷۵ کرتارپور 〃 ۸/۲

〃 علی احمد صاحب چک ۴۰ 〃 ۵/۴

طالعہ بی بی صاحبہ والدہ 〃 〃 ۷/۱۱

عائشہ بی بی صاحبہ 〃 〃 〃 ۸/-

محمد عبد اللہ صاحب چک ۱۳۲ 〃 ۹/۸

عبد الحمید صاحب 〃 〃 〃 ۸/۸

شیر محمد صاحب 〃 ۲۹۶ 〃 ۶/۸

عبد الغنی صاحب پیر محل 〃 ۲۶/-

چوہدری عبد العزیز صاحب چک ۱۴۱ 〃 ۸/۵

〃 عبد الرحمٰن صاحب چک ۲۶۹ 〃 ۶/-

حکیم شوق محمد صاحب چک ۲۹۵ 〃 ۹/-

علی محمد صاحب ننگلی چک ۲۶۶ 〃 ۱۵/-

فضل دین صاحب بگوی منجانب حضرت نبی کریمؐ چک ۶۵ 〃 ۵/-

سید فضل محمد شاہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ 〃 ۶/۴

شیخ محمد بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ پٹرول ڈیلر مگھیانہ ۳۱۵/-

چوہدری عبد الباری صاحب 〃 ۲۸/-

〃 عدالت خاں صاحب چک ۴۹۷ ضلع جھنگ ۵/۸

مریم بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ دوست محمد صاحب چنیوٹ 〃 ۱۴/-

غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ والے چنیوٹ ضلع جھنگ ۱۲۴/-

جمعدار غادر علی صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ ۶/۱۲
مقبول بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 ۵/۹
مستری محمد یعقوب صاحب 〃 〃 ۱۳/۸
استانی ربیعہ خانم صاحبہ احمد نگر 〃 ۹/۴
اللہ جوائی صاحبہ والدہ 〃 〃 〃 ۸/۸
منجانب قطب الدین صاحب مرحوم 〃 〃 ۶/۴
نوازش علی صاحب چک ۲۴۶ 〃 ۱۵/-
میاں خورشید احمد صاحب سرگودھا شہر ۴۹/-
میاں عبد الغنی صاحب اسٹیشن ماسٹر 〃 ۵۰/-
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 ۳۰/۸
شیخ محمد عمر انور صاحب منجانب عمر الدین صاحب مرحوم 〃 ۱۵/-
مخدوم محمد ایوب صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا ۱۹/-
مولوی عبد الکریم صاحب خوشاب 〃 ۸/۸
حکیم محمد نذیر صاحب منگر ڈیل 〃 ۶۵/-
میاں خدا بخش صاحب ادرحمہ 〃 ۱۷/-
چوہدری شیر علی صاحب 〃 〃 ۱۲/-
〃 محمد سعید صاحب 〃 〃 ۱۱/۵
رسول بی بی صاحبہ 〃 〃 ۱۰/-
حافظ عبد العزیز صاحب حلالپوری 〃 〃 ۲۳/-
سردار احمد صاحب ولد دین محمد صاحب 〃 〃 ۶/۱
سردار احمد صاحب ولد بہاول بخش صاحب 〃 〃 ۵/۴
ڈاکٹر محمد الدین صاحب پھلروان 〃 ۲۸۰/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۹۰/-
بچگان 〃 〃 〃 〃 ۵۵/-

ڈاکٹر صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ۳۰ نومبر کا پڑھا جس میں فرمایا تھا کہ پاکستان اور بیرونی دُنیا کے وعدوں کو زیادہ سے زیادہ بلند کریں۔ یہاں تک کہ یہ وعدے اِس حد تک پہنچ جائیں جس حد تک چودھویں سال میں تھے۔ بلکہ ہمیں تو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ چودھویں سال میں اگر دو لاکھ تراسی ہزار آئے تھے تو اب ہمارے وعدے تین لاکھ سے اُوپر نکل جائیں۔ آپ نے اپنے وعدے میں ایکسو روپیہ اور گھر والوں کے وعدہ میں ۲۰/- اور بچوں کے وعدہ میں ۵/- کا اضافہ فرمایا جو گذشتہ سال سے تقریباً ڈیوڑھا ہے۔

بیرونی ممالک کی جماعتیں خاص توجہ کریں اور اپنے وعدے پاکستان کی جماعتوں سے بھی زیادہ اضافہ کے ساتھ حضور کے پیش کریں۔ اور ان وعدوں کی ادائیگی بھی جلد سے جلد ہونی چاہیئے۔

بیرونی ممالک کی ہر جماعت، براہِ راست وعدہ کرنیوالے افراد اور ہر واقفِ زندگی جو بیرونی ملک میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے اپنے اور اپنی جماعت کے وعدوں میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کہ "اٹھارھویں سال میں تین لاکھ سے اُوپر وعدے نکل جائیں" پُورے کرنیکی جدّوجہد کرنی چاہیئے۔ ان کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ مئی سنہ ۵۲ء ہے۔

بیرونی ممالک کی جماعتوں اور افراد کے وعدوں کی ادائیگی بھی جولائی اگست تک سو فی صدی میں ہو جانی چاہیئے۔ اور عہدیداران ابھی سے اس کے لئے جدّوجہد فرماویں۔

بیرونی ممالک سے بابو مالک رام صاحب ایم۔اے۔ اسکندریہ جو پہلے سال سے چندہ تحریک جدید دیتے آ رہے ہیں ہر سال وقت کے اندر ادا فرمایا کرتے تھے۔ گذشتہ سے پیوستہ سال بھی نہ دے سکے تھے۔ ان کے ذمہ سال ۱۸ کے علاوہ سال ۱۶ و ۱۷ کا بقایا ۱۰۲۵/- تھا اور سال ۱۸ کا وعدہ ۵۲۰/- کیا۔ اس وعدے کے ساتھ ہی آپ نے باوجود اپنے ذاتی اخراجات اور ہندوستان آنے کے سفر کے اخراجات کے ۱۵۴۵/- کی رقم بھیجکر سال ۱۸ تک سو فی صدی ادائیگی کر دی۔

دوسرے مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سالٹ پانڈ کا وعدہ سال ۱۸ ۹/۳ ادا ہو چکا ہے۔ بیرونی ممالک کے مجاہدوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔

سید غلام حسین شاہ صاحب بھلوال ضلع سرگودھا ۴۶/-
ڈاکٹر محمد عبد الکریم صاحب 〃 〃 ۵/-
شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن 〃 ۱۶/۴
〃 قادر بخش صاحب 〃 〃 ۱۲/۱۲
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب مدرس 〃 〃 ۱۶/-
چوہدری فتح خاں صاحب نمبردار چک ۲۸ 〃 ۱۶۵/-
عائشہ بی بی صاحبہ دختر مہر مسوں خاں صاحب 〃 〃 ۷/۸
چوہدری غلام رسول صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی 〃 〃 ۱۷/۸
حسین بی بی صاحبہ زوجہ 〃 〃 〃 〃 ۱۱/-
چوہدری خورشید احمد صاحب گوندل 〃 〃 ۷/۶
مولوی غلام محمد صاحب 〃 〃 〃 ۱۲/۵
چوہدری عبد الغنی صاحب 〃 〃 ۸/۶
〃 ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ ج 〃 ۳۰/-
منجانب والد صاحب ۳۰/- و والدہ صاحبہ ۳۰/- 〃 〃 〃 ۶۰/-
〃 اہلیہ صاحبہ ۱۸/- و بچگان ۱۸/- 〃 〃 〃 ۳۶/-
مولوی نظام الدین صاحب 〃 〃 ۱۰/۴
چوہدری محمد الدین صاحب انور شاہ پور صدر 〃 ۵۰/۴
منجانب والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۳۳/۱۵
〃 جمیلہ صاحبہ ہمشیرہ 〃 〃 〃 〃 ۷/۱۳
سید عبد الغنی شاہ صاحب مٹھا ٹوانہ 〃 ۵۲/-
عنایت محمد صاحب چک ۴۹ 〃 ۱۳/-
محمد شفیع صاحب 〃 〃 〃 ۵/۱۳
راجہ بشیر الدین احمد صاحب منجانب والدین صاحبان مڈھ رانجھا 〃 ۵/۸
ولی محمد صاحب منجانب والد صاحب ہاجن 〃 ۱۵/۸
〃 〃 〃 والدہ صاحبہ 〃 〃 ۲۱/۸
ملک بہادر خاں صاحب ہیڈ ماسٹر دودہ 〃 ۷/۸
منجانب حضرت نبی کریمؐ و حضرت مسیح موعودؑ 〃 ۸/-
〃 والدین صاحبان 〃 ۵/-
مسعود احمد صاحب ہاشمی گجرات شہر ۱۶۶/-
ملک عطاء اللہ صاحب پنشنر 〃 ۱۷/-
زینب بی بی صاحبہ والدہ مولوی سعد الدین صاحب مرحوم کھاریاں ضلع گجرات ۱۱/۴
ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری فضل الٰہی صاحب 〃 〃 ۱۵/۴
رحمت بی بی صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۸/۴
فضل بیگم صاحبہ زوجہ عبد الرحمٰن صاحب 〃 〃 ۱۳/-
نور بیگم صاحبہ زوجہ سلطان احمد صاحب 〃 〃 ۸/۴
جنت بی بی صاحبہ زوجہ عبد الحق صاحب 〃 〃 ۹/-
مائی بھولی صاحبہ 〃 〃 ۵/۱۱

شیخ بشارت احمد صاحب منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات ۱۰۲/-
شیخ میراں بخش صاحب لالہ موسٰے 〃 ۳۸/-
میاں فضل الٰہی صاحب 〃 〃 ۱۰/-
منشی احمد الدین صاحب گکرالی 〃 ۱۳/-
سید عبد الغنی شاہ صاحب گھیر ڈ 〃 ۲۱/۴
شاہ بیگم صاحبہ 〃 〃 ۱۲/۸
سید عبد الرحمٰن شاہ صاحب 〃 〃 ۲۷/۴
خدیجہ بی بی صاحبہ 〃 〃 ۷/۴
میر عبد اللہ صاحب سرائے عالمگیر 〃 ۹/-
چوہدری دیوان علی صاحب 〃 〃 ۹/-
〃 عبد الحق صاحب 〃 〃 ۷/-
میاں فتح عالم صاحب گولیکی 〃 ۲۸/-
میاں احمد الدین صاحب ڈنگہ 〃 ۱۲/۱۴
میاں احمد الدین صاحب چوکنا نوالی کنجاہ 〃 ۹/۸
زینب بی بی صاحبہ مرحومہ جسوکے 〃 ۵/۸
سردار بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ رسول 〃 ۲۶۷/-
غلام فاطمہ صاحبہ والدہ سردار بشیر احمد صاحب 〃 〃 ۱۱/-
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب معہ والدین مرحومین بچگان راجڑ 〃 ۱۷۵/-
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کڑیانوالہ 〃 ۱۱۰/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۲۰/-
مرزا اللہ دتا صاحب ملکوال 〃 ۱۱/۱۳
مرزا سراج دین صاحب فتح پور 〃 ۵/-
میاں لعل الدین صاحب جہلم شہر ۹۵/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۵۰/-
ملک محمد الدین صاحب پنشنر محمود آباد ضلع جہلم ۳۰/-
ملک احمد الدین صاحب 〃 〃 ۱۹/۵
ملک ستار محمد صاحب دوالمیال 〃 ۱۴/-
میجر حبیب اللہ صاحب 〃 〃 ۱۸۰/-
مستری غلام محمد صاحب 〃 〃 ۳۰/-
ڈاکٹر عبد الکریم صاحب چک ۹۶ کوٹلی آزاد کشمیر ۳۰۶/۴
امیر عالم صاحب 〃 〃 ۱۰۰/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۸/-
حوالدار کلرک محمد احمد صاحب معرفت B.P.O.Q ۱۰۷/-
〃 غلام احمد صاحب 〃 〃 ۱۲/۴
احمد الدین صاحب کھیوڑہ ضلع جہلم ۱۶۰/-
چوہدری غلام قادر صاحب چوہا سیدن شاہ ضلع جہلم ۳۲/۴
ڈاکٹر منظور احمد صاحب خوردہ 〃 ۷/-
ملک چوہدری خاں صاحب کلر کہار 〃 ۶/-
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ پیر حبیب احمد صاحب دومیلی 〃 ۶/۴
فضل محمد صاحب راولپنڈی شہر ۵۰/-
جمعدار چوہدری ضیاء الدین صاحب 〃 ۹۷/-
خدیجہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ نذیر احمد صاحب 〃 ۳۱/-
سردار محمد صاحب سفارت پاکستان کابل ۸۵/-
احمد الدین صاحب راولپنڈی شہر ۲۱/-
بیگم کرنل عطاء اللہ صاحب 〃 ۵۸/-
ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور ۱۱۰/-
مرزا عبد الکریم صاحب 〃 ۱۹/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۸/۸
چوہدری عبد العزیز خاں صاحب کوٹ فتح خاں ضلع اٹک ۷۵/-

- قریشی محمد شفیع صاحب اور سیر میانوالی حال ربوہ ۱۹/-
- ڈاکٹر محمد رفیع خاں صاحب عیسیٰ خیل ۴۴/-
- والدہ میجر محمد حیات صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان ۳۸/۴
- عبدالقدوس صاحب ٹبہ قائم شاہ ضلع مظفر گڑھ ۶/-
- عبدالقادر صاحب بستی رنداں ڈیرہ غازیخاں ۳۵/-
- استانی زینب بی بی صاحبہ مظفر گڑھ ۵۱/-
- محمد اسمٰعیل صاحب معہ اہلیہ صاحبہ لیہ ضلع مظفر گڑھ ۱۰/-
- بھائی عبدالرحمٰن صاحب دکاندار ڈیرہ غازیخاں ۳۰/-
- مولوی محمد عثمان صاحب 〃 ۱۱/-
- ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بفہ ضلع ہزارہ ۱۷۰/-
- خان خواص خان صاحب پشاور شہر ۲۰۰/-
- ایچ-ایم مرغوب اللہ صاحب 〃 ۸۷/-
- منجانب اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۲۰/-
- 〃 پھوپھی صاحبہ 〃 〃 ۱۷/-
- مرزا عبدالمجید صاحب پنشنر 〃 ۴۶/-
- سیدہ قانتہ بیگم صاحبہ 〃 ۳۱/۸
- مریم بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رحیم بخش صاحب مرحوم 〃 ۵/-
- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر فتح دین صاحب 〃 ۱۰/-
- مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۲۵/-
- اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۲۵/-
- لفٹننٹ محمد سعید صاحب 〃 ۱۱۵/-
- منجانب والدہ صاحبہ 〃 〃 ۳۰/-
- محمد سیفور خاں صاحب وکیل مرحوم مردان ۵۵/-
- شیخ محمد عبداللطیف صاحب 〃 ۶۵/-
- ماسٹر بشیر احمد صاحب وینس 〃 ۱۵/۸
- منجانب سلطان حیدری بیگم صاحبہ مرحومہ 〃 ۶/۹
- ملک عبدالجبار صاحب ٹوچی ۲۲/۱۲
- اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۱۱/۴
- صوبہ خاں صاحب 〃 ۱۰/-
- سارجنٹ مرزا افضل الرحمٰن صاحب رسالپور چھاؤنی ۴۸/-
- خان بہادر محمد دلاور خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چاربارغ سرحد - ۲,۵۷۵/-
- مرزا برکت علی صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۳۴/۴
- اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۴/۴
- والدین مرحومین 〃 〃 〃 ۱۰/-
- بابو محمد شریف صاحب ریٹائرڈ S.T.E منٹگمری شہر ۲۲/-
- اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃 ۱۳/-
- جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار چک $\frac{99}{6.R}$ ضلع منٹگمری ۷۵/-
- منجانب اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃 ۱۹/-
- 〃 والدین مرحومین 〃 〃 〃 〃 ۱۸/-
- 〃 آمنہ بی بی صاحبہ دختر 〃 〃 〃 〃 ۱۰/۸
- 〃 حضرت نبی کریمؐ و حضرت مسیح موعودؑ 〃 〃 ۲۰/-
- 〃 مرحوم بچگان 〃 〃 ۱۰/-
- شیخ محمد حیات صاحب 〃 〃 ۹/-
- میاں روشن دین صاحب اوکاڑہ 〃 ۲۶/-
- اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۲۵/-
- شیخ محمد ابراہیم صاحب 〃 〃 ۹/۸
- ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب 〃 〃 ۳۰/-

(بعد میں -/۲۰ اضافہ کیا ہے)

- بابو محمد امین صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۸۰/-
- اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار چک ۵۵ محمود پور 〃 ۵۲/-
- ملک عبدالعزیز صاحب چک ۲۴۵ 〃 ۱۱/۲
- چوہدری محمد اسلم صاحب ہیرا سنگھ 〃 ۵۳/-
- 〃 فتح محمد خاں صاحب چک $\frac{285}{E.B}$ 〃 ۱۹/-
- شادی خاں صاحب چک ۱۱۳ 〃 ۱۰/-
- راجہ عبدالقدیر صاحب چک $\frac{2}{10.R.A}$ 〃 ۱۰/-
- مولوی محمد جی صاحب اقبال نگر 〃 ۵/-
- حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب گگو 〃 ۹۰/-
- چوہدری عبدالرزاق صاحب ملتان شہر ۶۰/-
- امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد یوسف علی صاحب سول ہسپتال 〃 ۳۰/۱
- فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ مولوی محمد سعید صاحب 〃 ۱۲/۱۲
- ملک سربلند صاحب لودھراں ضلع ملتان ۷/۸
- چوہدری فضل کریم صاحب بوریوال 〃 ۱۰۰/-
- شیخ عبدالحق صاحب 〃 〃 ۳۰/-
- شمس الدین صاحب سیال 〃 〃 ۱۸/-
- غلام جعفر صادق صاحب میاں چنوں 〃 ۷/-
- چوہدری محمد خالد صاحب چک ۱۴۱ مراد ریاست بہاولپور ۱۰/-
- 〃 اللہ رکھا صاحب چک ۱۶۶ مراد 〃 ۱۱/-
- 〃 امیر دین صاحب 〃 〃 ۲۶/۱۲
- 〃 غلام نبی صاحب 〃 〃 ۶/۲
- ڈاکٹر فرزند علی صاحب چک ۱۲۰ 〃 ۷۱/-
- چوہدری محمد عبداللہ صاحب 〃 〃 ۴۸/-
- میاں محمد یوسف صاحب جھول 〃 ۵۶/-
- میاں محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃 ۲۰/-
- لفٹننٹ کرنل محمد حسین صاحب چک ۱۲۲ فقیروالی 〃 ۵۱/۱
- بابو محمد بخش صاحب سگنیلر فورٹ عباس 〃 ۲۷/-
- اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۸/-
- چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۳۲۲ 〃 ۶/۹
- بابا بلال احمد صاحب منڈی ہارون آباد 〃 ۴۳/-
- حوالدار کلرک عبدالرحمٰن صاحب دہلوی ملیر کینٹ کراچی ۵۰/-
- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب انچارج لارنس روڈ کراچی ۴۴/-
- قریشی محمد سلیمان صاحب حلقہ جنوبی 〃 ۲۲/-
- امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ فتح محمد صاحب شرما حلقہ رام سوامی 〃 ۲۵/-
- منیر احمد صاحب ولد شیخ نیاز محمد صاحب 〃 〃 ۳۰/-
- آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ پاکستان 〃 ۳,۱۰۰/-
- منجانب والد صاحب مرحوم 〃 〃 ۱۲۰/-
- 〃 والدہ صاحبہ مرحومہ 〃 〃 ۱۲۰/-
- 〃 عزیزہ امۃ الحی صاحبہ دختر 〃 〃 ۴۰/-
- بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب 〃 ۱۸۹/-
- منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ 〃 〃 ۲۲/-
- 〃 والد صاحب مرحوم 〃 〃 ۲۲/-
- فاطمہ صاحبہ اہلیہ احسان الٰہی صاحب 〃 ۱۸/-
- عبدالغفار خاں صاحب حیدرآباد سندھ ۴۰/-
- محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ چیف کیمسٹ سکھر سندھ ۳۷۸/-
- زکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 〃 ۲۰۴/-
- بچگان محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ چیف کیمسٹ سکھر سندھ ۲۲/-
- محمد ابراہیم صاحب والد 〃 〃 〃 〃 ۲۲/-
- ولی محمد صاحب خسر 〃 〃 〃 〃 ۲۲/-
- منجانب نادار رشتہ داران 〃 〃 〃 ۲۲/-
- مولوی عبدالحق صاحب نور کرنڈی سندھ ۱۱۰/-
- کرم بی بی صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 ۵۳/-
- عبدالستار صاحب 〃 〃 ۲۴/۸
- اہلیہ صاحبہ مرحومہ 〃 〃 〃 ۱۳/۸
- چوہدری حسن محمد صاحب کوٹ احمدیاں 〃 ۵/-
- ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ 〃 ۱۰۰/-
- والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۲/-
- مولوی عبدالقادر صاحب جیمس آباد 〃 ۳۵/-
- ماسٹر ماموں خاں صاحب 〃 〃 ۱۲/۴
- منشی محکم الدین صاحب ٹمن باڑہ 〃 ۸/۸
- مرزا فتح محمد صاحب 〃 〃 ۲۵/-
- سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 ۲۵/-
- صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷ الف 〃 ۵۰/-
- نور بی بی صاحبہ والدہ 〃 〃 〃 ۸/-
- رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 ۱۸/-
- سید محمد محسن شاہ صاحب نصرت آباد 〃 ۵۰/-
- چوہدری محمد شفیع صاحب نثار طالب آباد 〃 ۲۳/-
- منشی احسان اللہ صاحب احمد آباد اسٹیٹ 〃 ۱۳۰/-
- اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۳۰/-
- منشی محمد عبداللہ صاحب 〃 〃 ۱۰/۸
- سلطان احمد صاحب گوندل معہ اہلیہ صاحبہ و والدہ صاحبہ محمد آباد اسٹیٹ 〃 ۲۷/۴
- چوہدری فضل احمد صاحب محمد آباد 〃 ۳۶/۸
- 〃 نصیر احمد خاں صاحب 〃 〃 ۶۶/-
- 〃 محمد علی صاحب باندھی 〃 ۳۲۰/-
- حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ حنیف شاہ فارم 〃 ۴۷/-
- عنایت اللہ صاحب حصاری ٹنڈو الہ یار 〃 ۱۰/۸
- فیض الحق خاں صاحب کوئٹہ بلوچستان ۶۸/-
- اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۵/-
- ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب کوہلو 〃 ۳۰/-
- ڈاکٹر رفیق احمد صاحب مچھ 〃 ۸۰/-
- محمد اسمٰعیل صاحب شارگ 〃 ۱۵/-
- مہتہ عبدالمالک صاحب کوئٹہ 〃 ۷/-
- اہلیہ صاحبہ عبدالقادر صاحب 〃 〃 ۷/-
- اہلیہ صاحبہ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی 〃 〃 ۷/-
- مہتہ عبدالسلام صاحب 〃 〃 ۷/-
- خواجہ محمد شریف صاحب میٹور مشرقی بنگال ۹/-

دوستوں کو تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے - اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے - آمین!

خاکسار
برکت علی خاں
وکیل المال تحریک جدید

قتلِ مرتد - محشرستانِ حکومت الٰہیہ کا ایک خونچکان منظر

ہمارا ہر امر میں متفق ہونا ضروری نہیں (ادارہ)

(۳)

"مودودی صاحب نے قرآن سے صرف یہی آیت پیش کی ہے۔ کوئی اور آیت اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش نہیں کی۔ اس آیت کا مندرجہ ذیل ترجمہ بھی انہی کا ہے اس کی تفسیر بھی انہی کی زبان سے سنئے فرماتے ہیں :۔

"یہ آیت سورۂ توبہ میں جس سلسلے میں یہ نازل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ۹ھ میں حج کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے اعلان براءت کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس اعلان کا مفاد یہ تھا کہ جو لوگ اب تک خدا اور رسول سے لڑتے رہے ہیں اور ہر طرح کی زیادتیوں اور بدعہدیوں سے خدا کے دین کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہے ہیں ان کو اب زیادہ سے زیادہ چار مہینے کی مہلت دی جاتی ہے اس مدت میں وہ اپنے معاملہ پر غور کر لیں۔ اسلام قبول کرنا ہو تو اسلام قبول کر لیں معاف کر دئیے جائیں گے۔ ملک چھوڑ کر نکلنا چاہیں تو نکل جائیں، مدتِ مقررہ کے اندر ان سے تعرض نہیں کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو لوگ ایسے رہ جائیں گے جنہوں نے نہ اسلام قبول کیا ہو نہ ملک چھوڑا ہو ان کی خبر تلوار سے لی جائے گی۔ اس سلسلے میں فرمایا گیا کہ "اگر وہ توبہ کر کے ادائے نماز و زکوٰۃ کے پابند ہو جائیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ لیکن اگر اس کے بعد وہ پھر اپنا عہد توڑ دیں تو کفر کے لیڈروں سے جنگ کی جائے گی" یہاں عہد شکنی سے مراد کسی طرح بھی سیاسی معاہدات کی خلاف ورزی نہیں لی جا سکتی۔ بلکہ سیاقِ عبارت صریح طور پر اس کے معنی "اقرارِ اسلام سے پھر جانا" متعین کر دیتا ہے اور اس کے بعد فقاتلوا ائمۃ الکفر کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتے۔ کہ تحریک ارتداد کے لیڈروں سے جنگ کی جائے" (ص ۱۰-۹)

مودودی صاحب نے جب آیۂ مندرجہ صدر کی یہ تفسیر اپنے مریدوں کے حلقہ میں بیان فرمائی ہوگی تو یقیناً وہ جھوم اٹھے ہوں گے اور اس کے بعد فضا میں اس قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہوں گی۔

ایک :۔ دیکھا! حضرت صاحب نے آج کیسا انوکھا نکتہ بیان فرمایا ہے۔ ہم ہر روز اس آیت کی تلاوت کر کے آگے بڑھ جاتے تھے لیکن کبھی ذہن اس طرف نہیں گیا کہ اس سے قتلِ مرتد کا حکم بھی نکل سکتا ہے۔

دوسرا :- اجی صاحب ایک ہم ہی پر کیا موقوف ہے تیرہ سو برس سے مسلمان اس آیت کو پڑھتے چلے آ رہے ہیں سینکڑوں تفسیریں لکھی جا چکی ہیں ہم نے تو آج تک کسی جگہ یہ نکتہ دیکھا ہی نہیں سبحان اللہ! سبحان اللہ!!

تیسرا :- بھئی یہ باتیں کتابوں سے حاصل نہیں ہوتیں۔ اس کے لئے خدا اور رسول کا مزاج شناس ہونا ضروری ہے یہ چیزیں علمِ لدنی سے ملتی ہیں۔ ہر ایک کے نصیب میں کہاں۔

لیکن آپ ارادت مندوں کے اس حلقے سے ذرا باہر نکل کر عقل و بصیرت کی روشنی میں غور کیجئے کہ کیا اس آیت کو کسی طرح بھی یہ معنی پہنائے جا سکتے ہیں۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب اس قرآنی مملکت کی تکمیل ہو رہی تھی جس کی بنیاد بائیس سال پہلے نبی اکرمؐ کے مقدس ہاتھوں سے اُمّی سرزمین میں (نہایت بے سروسامانی کی حالت میں) رکھی گئی تھی۔ ظاہر ہے کہ اسلامی مملکت میں مسلم اور غیر مسلم دونوں آباد ہوں گے۔ مسلمانوں سے کسی قسم کے معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ مملکت خود انہی کی قائم کردہ تھی۔ . . . . . البتہ غیر مسلموں سے معاہدہ ضروری ہے کہ وہ حدودِ مملکت کے اندر امن و سلامتی سے رہیں گے۔ جب تک وہ اس معاہدے پہ قائم رہیں گے انہیں ہر قسم کی حفاظت (جان و مال، آبرو، معابد کی حفاظت) کی ضمانت دی جائے گی۔ لیکن اگر وہ عہد شکنی کر کے مملکت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو ان سے لامحالہ جنگ کی جائے گی۔

آیت کا صحیح مفہوم

یہ وہ اصول ہے جس کی تصریح قرآن نے متعدد مقامات پر کی ہے۔ یہی صورت ۹ھ میں کفارِ مکہ کے معاملے میں پیش آئی۔ قرآن نے اعلان کر دیا کہ ان کیلئے دو صورتیں ہیں :۔

(۱) یہ لوگ مسلمان ہو کر مملکتِ اسلامیہ کا جزو بن جائیں۔

(۲) یا غیر مسلم رہتے ہوئے امن و سلامتی کے معاہدے پہ کاربند رہیں۔

لیکن (۳) اگر یہ نہ تو مسلمان ہوں اور نہ ہی معاہدے کی پابندی کریں تو اس صورت میں اس کے سوا چارہ نہ ہوگا کہ ان سے جنگ کی جائے۔ بات بالکل صاف ہے لیکن مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ :۔

(ا) اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو تمہارے دین کے بھائی بن جائیں گے۔ لیکن

(ب) "اسلام لانے کے بعد" اگر پھر "اپنے اقرارِ اسلام" سے پھر جائیں (یعنی مرتد ہو جائیں) تو ان سے جنگ کی جائے۔

قرآن کے الفاظ ہیں وان نکثوا اَیمانھم من بعد عھدھم۔ مودودی صاحب اس کے معنے بتاتے ہیں "اگر وہ اسلام لانے کے بعد اپنے اقرارِ اسلام سے پھر جائیں" یعنی ان کے نزدیک عھدھم کے معنی ہیں "کفار کا اقرارِ اسلام" اور نکثوا اَیمانھم[1] کے معنی سیاسی معاہدات کو توڑنا نہیں بلکہ مرتد ہو جانا ہے

ہم مودودی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ سارے قرآن میں کوئی ایک جگہ بھی ایسی دکھا دیں جہاں عھدھم یا اَیمانھم کے معنی "لوگوں کا اقرارِ اسلام" ہو۔ اس کے برعکس ہم وہ تمام مقامات دکھا دیں گے جہاں قرآن نے عھد اور اَیمان کے الفاظ کو سیاسی معاہدات کیلئے استعمال کیا ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس کے ثبوت میں کوئی دلیل و برہان پیش کرو۔ لا برھان لہ۔ تم دیکھو گے کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی۔ یہ قرآن ہے مذاق نہیں ہے۔ مودودی صاحب نے آیتِ زیرِ نظر کے ترجمہ میں توسین میں یہ الفاظ لکھے ہیں (یعنی قبول اسلام کا عہد) یہ خالص اپنی طرف سے اضافہ ہے اور افتریٰ علی اللّٰہ اور تحریف فی القرآن کی کھلی ہوئی مثال ہے

آگے بڑھئے۔ اس آیت میں قرآن کہتا ہے کہ اگر یہ لوگ عہد اور معاہدے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں تو فقاتلوا ائمۃ الکفر۔ کفر کے ان لیڈروں سے جنگ کرو۔ یہاں لفظ قاتلوا آیا ہے جس کے معنے جنگ کرنا ہے۔ مودودی صاحب اس سے قتلِ مرتد کی دلیل لاتے ہیں۔ اگر اس سے مراد قتل کرنا ہوتا تو اس جگہ فاقتلوا آنا چاہیئے تھا جیسا کہ قرآن میں کئی ایک مقامات پر (قتل کرنے کیلئے) قتل آیا ہے۔ فقاتلوا (جنگ کرنے) کی صورت میں قتل کرنے اور قتل ہو جانے دونوں کا امکان ہوتا ہے (اسی لئے قتال کے معنے ایک دوسرے کو مارنے کے ہیں)

اس کے بعد قرآن نے کفار سے جنگ کرنے کی مزید توجیہہ یہ کہہ کر فرما دی کہ انھم لا اَیمان لھم کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ اگر ان کا جرم ارتداد ہوتا تو یہ کہنا چاہیے تھا کہ ان کا ایمان نہیں رہا۔

آخر میں فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کی اجازت اس لئے دی جاتی ہے لعلھم ینتھون تاکہ وہ شاید اس طرح باز آ جائیں۔ یعنی مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے معاہدات کی رو سے پُر امن رہیں۔ اگر وہ عہد شکنی کرتے ہیں تو ان کے خلاف اعلانِ جنگ کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ جنگ کے خوف سے عہد شکنی سے باز آ جائیں۔ لیکن اس کے برعکس اگر اس کے معنی یہ کئے جائیں کہ اگر وہ اسلام لا کر مرتد ہو جائیں تو انہیں قتل کر دو۔ تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں ارتداد سے باز رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ وہ مرتد ہو گئے، اس کے بعد انہیں قتل کر دیا گیا۔ اب جسے قتل کر دیا گیا ہو وہ ارتداد سے باز کس طرح آئیگا؟ وہ تو ختم ہو گیا۔

مودودی صاحب نے سورۂ توبہ کی اسی آیت پر اکتفا کر دیا ہے۔ اگر وہ اس سے اگلی آیت بھی ساتھ ہی لکھ دیتے تو مطلب واضح ہو جاتا (لیکن ان کی منشا کے خلاف جاتا) وہ آیت یہ ہے :۔

الا تقاتلون قوما نکثوا اَیمانھم وھموا باخراج الرسول وھم بدؤکم اول مرۃ اتخشونھم فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مؤمنین۔ (۹/۱۲)

کیا تم ایسے لوگوں سے جنگ نہیں کرتے جنہوں نے اپنے عہد و پیمان توڑ ڈالے جنہوں نے اللہ کے رسول کو اس کے وطن سے نکال باہر کرنے کے منصوبے کئے اور پھر تمہارے برخلاف لڑائی میں پہل بھی انہی کی طرف سے ہوئی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اگر تم مومن ہو تو اللہ اس کا زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا ڈر تمہارے دلوں میں ہو۔

یہ آیت اس سے پہلی آیت کی تشریح کر دیتی ہے (جسے مودودی صاحب نے نقل کیا ہے) اس میں مزید وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ ان لوگوں کے خلاف جنگ کرنے کے اسباب و وجوہ کیا ہیں۔ اس میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ :۔

(۱) یہ وہی لوگ ہیں جو اس سے قبل معاہدات کو توڑ چکے ہیں۔

(۲) رسول اللہؐ کو مکے سے نکال دینے کے منصوبے باندھ چکے ہیں۔

(۳) کئی بار تمہارے خلاف جنگ میں پہل کر چکے ہیں

یہ ہے وہ فردِ جرم جو قرآن نے ان لوگوں کے خلاف مرتب کی ہے۔ آپ غور کیجئے کہ اس میں سیاسی معاہدات کے توڑنے کا ذکر ہے یا اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جانے کا ذکر۔ ان آیات میں کوئی قرینہ یا شائبہ بھی اس امر کا نہیں کہ ایمان کو کفر سے بدل دینے کو جرم قرار دے کر اس کی سزا موت تجویز کی جا رہی ہو۔

بہر حال یہ ہے وہ ثبوت جو مودودی صاحب نے "قتلِ مرتد" کے متعلق قرآن سے پیش کیا ہے۔ ان کی پیش کردہ آیت پر ایک مرتبہ پھر غور کرو (اس کے بعد تمام آیات کو ایک مرتبہ پھر سامنے لاؤ جو دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ کے خلاف سابقہ صفحات میں لکھی جا چکی ہیں) اور پھر سوچو کہ کیا اس آیت سے کسی طرح بھی قتلِ مرتد کا ثبوت بہم پہنچتا ہے؟ ثبوت بہم پہنچنا تو ایک طرف یہ سوچو کہ اس آیت کا اس موضوع (قتلِ مرتد) کے ساتھ کوئی تعلق بھی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے یہ آیت محض تکلفاً لکھ دی ہے (جس طرح رسماً خط کے اوپر ۷۸۶ لکھ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کا نفسِ مضمون سے کچھ تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی لکھنے والے کا منشا یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ فی الواقعہ خط کا آغاز خدا کے نام سے کرتا ہے۔ ورنہ وہ اپنے دل میں اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن نے کہیں مرتد کی سزا قتل تجویز نہیں کی" (باقی)

(طلوع اسلام کراچی مارچ ۱۹۵۲ء)

درخواست دعا :۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور اس وقت ہسپتال میں ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عطاء الرحمٰن پروفیسر فزکس تعلیم الاسلام کالج لاہور

[1] واضح رہے کہ یہ لفظ اِیمان نہیں بلکہ اَیمان ہے۔ ایمان یمین کی جمع ہے۔ اور اس کے معنے قسم یا معاہدے کے ہیں۔ ایمان ان سے الگ لفظ ہے۔

مفتری علی اللہ کو سزا دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے

(از مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احراری اخبار "حکومت" (۱۳ر جنوری) لکھتا ہے کہ:۔

"اگر کوئی شخص کہہ دے۔ کہ میں پاکستان کا گورنر ہوں۔ یا وزیر اعظم ہوں۔ تو لوگ مذاق اڑائیں گے۔ ادھر پولیس پکڑ کر اندر یعنی کال کوٹھڑی میں کر دیگی۔ اسکی غلطی کیا تھی؟ جسے پولیس نے اتنی سزا دی ہے۔ یہی نہ کہ وہ گورنر یا وزیر اعظم اپنے آپ کو کہتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی تو انسان ہے۔ اور گورنر یا وزیر اعظم بھی انسان اور خدا کے بندے ہیں۔ مگر چونکہ اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں گورنری کا یا وزارت کا۔ اور نہ ہی قوم نے اسے منتخب کیا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ وہ بے لگام بکتا ہے۔ اور وہ سزا کا مستحق ہے۔ سب لوگ یہی کہیں گے۔ میاں اچھا کیا پولیس نے پکڑ کر اندر دے دیا ہے اس پاگل کو۔

اب آیئے دوسری طرف محمد مصطفیٰ صلعم کے بعد نہ آج تک نبی آیا۔ اور نہ ہی آئے گا آخری نبی آپ ہی تھے لیکن مرزا غلام احمد کہتا ہے۔ کہ میں بھی ہوں تم مانو یا نہ مانو لیکن میں ہوں۔ اب آپ ہی بتایئے کہ ایسے گستاخ کی کیا سزا ہوگی؟ جو نبوت پر ہی ڈاکہ ڈال رہا ہو۔"

جواباً عرض ہے۔ کہ کیا احراری اتنی معمولی بات کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ (فما لھٰؤلاء القوم لا یفقھون حدیثا) کہ جس طرح حقیقی اور اصلی گورنر اور وزیر اعظم بنانے والی حکومت ہی کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ جعلی گورنر اور جعلی وزیر اعظم کو سزا دے۔ لیکن اگر کوئی احراری قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر جعلی گورنر کو سزا دے گا۔ تو وہ بھی جعلی گورنر کے ساتھ کال کوٹھڑی کی سیر کرے گا۔ اسی طرح حقیقی نبی بنانا چونکہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس لئے وہی مفتری علی اللہ اور کاذب مدعی نبوت کو سزا دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں صاف مذکور ہے۔

(۱) قال لھم موسیٰ ویلکم لا تفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب وقد خاب من افتری (سورہ طٰہٰ ع ۳) یعنی حضرت موسیٰؑ نے فرمایا۔ کہ تمہارا برا ہو۔ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہ باندھو۔ ورنہ وہ تمہیں عذاب سے فنا کر دیگا۔ اور جو افترا کرتا ہے۔ وہ اپنے مقصد میں ناکام رہتا ہے۔

(۲) اسی طرح سورہ الحاقہ ع ۲ میں فرمایا:۔

لو تقول علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین یعنی اور تو اور اگر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی جھوٹا الہام بنا کر خدا کی طرف منسوب کرکے یہ کہتا۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ تو ہم اسے اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اسکی رگِ جان کاٹ دیتے۔ اور تم میں سے کوئی بھی اسے ہماری سزا سے بچانے والا نہ ہوتا۔

اسی لئے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنی صداقت کی دلیل میں ان آیات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
میں اگر کاذب ہوں کذابوں کی دیکھوں گا سزا
پر اگر صادق ہوں پھر کیا عذر ہے روزِ شمار
افترا کی ایسی دُم لمبی نہیں ہوتی کبھی
جو ہو مثلِ مدتِ فخر الرسل فخر الدیار

باقی رہا احراری اخبار کا یہ بیان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "کے بعد نہ آج تک نبی آیا۔ اور نہ ہی آئے گا۔" سو یہ بیان سو فی صدی غلط اور احراری مسلمات کے بھی خلاف ہے۔ کیا حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کے آپ لوگ منتظر ہیں کہ نہیں؟ اگر اس وقت آپ کی طرح کوئی احراری یہی آپ کا سوال ان کے آگے رکھ دے۔ تو اس کا کیا جواب ہوگا؟ بینوا توجروا۔

نیز اگر کوئی عیسائی "تحفظ ختم نبوت" کے ٹھیکیداروں سے یہ کہے۔ کہ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ نبی اللہ کے آسمان سے آنے کے آپ لوگ معتقد ہیں۔ اس لئے آخری نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ ہیں۔ جن کے بعد قیامت تک نہ کوئی نیا نبی آنے والا ہے۔ اور نہ پرانا۔ نہ امت کے اندر آئیگا اور نہ امتِ محمدیہ سے باہر۔ تو احراری زعماء اس کا کیا جواب دیں گے۔

حضرت میاں احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور)

میرے تایا میاں احمد دین صاحب قریباً ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوئے۔ اور حضرت والد ماجد میاں محمد دین صاحب واصلباقی سے پانچ چھ سال بڑے تھے۔ تایا صاحب کے دادا صاحب میاں غلام قادر صاحب حافظ قرآن تھے۔ حضرت دادا صاحب میاں نور دین صاحب نے تایا صاحب کو پہلے قرآن شریف پڑھوایا۔ پھر اردو پڑھنے کے لئے کھاریاں میں بھجوایا۔ مگر تایا صاحب سکول میں کچھ زیادہ تعلیم نہ حاصل کر سکے۔ جب والد صاحب موضع بلانی میں پٹواری تھے۔ تو ایک بزرگ حضرت مولوی جلال الدین صاحب میر منشی رسالہ سیالکوٹ (جو مرزا محمد اشرف صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے والد تھے) نے اپنے لڑکے مرزا محمد اشرف صاحب کے واسطے براہین احمدیہ بھیجی۔ جو مرزا صاحب موصوف نے والد صاحب کو پڑھنے کے لئے دی۔ اسے پڑھ کر والد صاحب نے ۱۸۹۴ء میں بیعت کر لی۔ والد صاحب کی بدولت تایا صاحب نے بھی ۱۸۹۵ء میں بیعت کر لی۔ والد صاحب تو ملازمت میں تھے اس واسطے اپنی جدی زمین کی نگرانی ساری عمر والد صاحب نے انہی کے سپرد رکھی۔ اور والد صاحب کو ان کی دیانتداری پر اتنا اعتماد تھا۔ کہ جو کچھ بحصہ رسدی وہ والد صاحب کو دیتے وہی لے لیتے۔ چونکہ والد صاحب ہمارے گاؤں سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ملازم تھے۔ اس لئے حضرت تایا صاحب مسائل سننے کے لئے ہر جمعہ ضروری طور پر کھاریاں میں حضرت مولوی فضل دین صاحب مرحوم کی صحبت سے مستفید ہونے کے لئے آجایا کرتے۔

جب میرے دادا صاحب نے ۱۹۰۱ء میں وفات پائی۔ تو وہ اپنے دونوں بیٹوں کے حسن سلوک کے اتنے مداح تھے۔ کہ انہوں نے مرتے وقت فرمایا۔ تم بھی سچے تمہارے مرزا صاحب بھی سچے۔ اگر میں زندہ رہا۔ تو ضرور قادیان تمہارے ساتھ چلوں گا۔ نماز جمعہ کے اتنے پابند تھے کہ ہر جمعہ کھاریاں میں باقاعدہ حاضر ہوتے۔ اور جب آخری عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے۔ تو گھوڑی پر سوار ہو کر ہر جمعہ میں حاضر ہو جاتے۔ اپنی موت سے قبل صرف دو تین جمعوں میں حاضر نہ ہو سکے۔ نماز باجماعت کا اتنا شوق تھا۔ کہ جب والد صاحب ۱۹۰۹ء میں کھاریاں میں واصلباقی نویس ہوئے۔ حضرت تایا صاحب ۱½ میل سفر کرکے ہر روز صبح کی نماز باجماعت میں اپنے بھائی صاحب کے ساتھ شریک ہونے کے لئے پہنچ جاتے اور درس بھی سنتے اور ساتھ ہی قرآن شریف بھی باترجمہ یاد کرنے کی کوشش کرتے رہتے۔

اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کا بھی بہت شوق تھا۔ اپنے بڑے صاحبزادے صوبیدار مظفر خاں صاحب کو بھی ۱۹۰۷ء میں قادیان بھیجنا چاہا۔ مگر بھائی صاحب فوج میں ملازم ہو گئے۔ اس کے بعد اپنے دوسرے چھوٹے لڑکے عبداللہ خاں کو آٹھویں۔ نویں۔ دسویں جماعت میں تعلیم دلوانے کے لئے قادیان میں بھیجا۔ مگر ان کا لڑکا عبداللہ خاں عین جوانی کے عالم میں ہی ان سے مفارقت اختیار کر گیا۔

صوبیدار مظفر خاں صاحب بھی ان کے بڑھاپے کے وقت دوسری جنگ کے دوران میں فوت ہو گئے۔ حضرت تایا صاحب نے اپنے دونوں بچوں کی وفات پر جو صبر کا نمونہ دکھایا۔ یہ انہی کی ذات کا حصہ تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہر جلسہ سالانہ پر اکثر قادیان باقاعدہ جایا کرتے تھے۔ اپنے بڑھاپے کی وجہ سے ربوہ جلسہ پر نہ آسکے۔ ہر جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات فرماتے۔ اکثر بزرگوں سے مل کر اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہتے تھے۔ ہر فصل پر چندہ باقاعدہ سکرٹری مال جماعت احمدیہ کھاریاں کو ادا کرتے رہتے تھے آپ موصی تھے۔ اور جس تحریک کی بھی آپ کو اطلاع ملتی۔ اس میں حصہ لیتے۔ اپنے گاؤں میں آج کل اکیلے ہی احمدی تھے۔

میرے والد صاحب میاں محمد الدین صاحب واصلباقی جس دن قادیان میں مسجد مبارک سے عشاء کی نماز کے بعد گھر جاتے ہوئے ۳۰-۱۰-۵۱ کو گرے (جس کی وجہ سے یکم نومبر ۱۹۵۱ء کو آپ وفات پا گئے) اسی روز تایا صاحب جب تخت پوش پر بیٹھ کر سحری کی نماز پڑھ رہے تھے۔ تو بعد میں تخت پوش پر ہی نیند آگئی۔ جس میں خواب دیکھی کہ تیس سوار سفید کپڑوں والے گھوڑوں پر سوار آئے ہیں۔ اور میرے بھائی صاحب کو گھوڑے پر سوار کرکے لے گئے ہیں۔ اور تایا صاحب نیند کی حالت میں تخت پوش سے گر گئے۔ اور چوٹ بھی آئی۔ یہ اسی قسم کی چوٹ تھی۔ جو والد صاحب کو قادیان میں آئی۔ اور اس دن انہوں نے یہی تعبیر بیان کی۔ کہ غالباً آج میرا بھائی فوت ہو گیا ہے۔ چنانچہ بعد میں جب ان کو اطلاع ملی۔ تو ان کی خواب کی تصدیق ہو گئی۔ حضرت تایا صاحب کو اپنے چھوٹے بھائی سے از حد محبت تھی۔ جس کی وجہ سے والد صاحب کی وفات کے بعد وہ بہت کمزور اور نحیف ہو گئے۔ اور آخر میں صرف دو تین دن ہی بخار آیا۔ جس کے بعد وہ ۸-۳-۵۲ کی رات کو اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ اور ۹-۳-۵۲ کو احباب جماعت احمدیہ کھاریاں نے تایا صاحب کی نعش کو کھاریاں میں منتقل کر لیا۔ اور وہاں سے روانگی ربوہ کا انتظام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء✲

✲ میں جب لاہور سے ۱۰-۳-۵۲ کو کھاریاں پہنچا۔ تو نعش بالکل تیار تھی۔ ۱۱-۳-۵۲ کو نعش لیکر ربوہ پہنچا۔ جہاں نماز جنازہ کے بعد تایا صاحب کو موصیوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ میں احباب جماعت کھاریاں کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے میرے تایا صاحب کی تجہیز و تکفین میں پوری مستعدی سے مدد فرمائی۔ جزاہم اللہ۔ احباب سلسلہ سے جنازہ غائب پڑھنے کی استدعا ہے۔ اور یہ بھی درخواست ہے۔ کہ دعا فرماویں۔ کہ میرے تایا صاحب کے پوتے پوتیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور خادمانِ دین بنائے۔ آمین

کسوف و خسوف اور اس کی حکمت

ربوہ ۷ مارچ۔ امیر مقامی مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے خطبہ جمعہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ پچھلے ماہ یعنی جمادی الاول میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگا ہے۔ قادیان سے بھی اطلاع آئی ہے۔ کہ اسی ماہ چاند کو بھی تیرھویں تاریخ میں گرہن لگا ہے۔ گویا سورج اور چاند گرہن ایک ہی مہینہ میں اکھٹے ہو گئے۔ اور پھر گرہن بھی انہی تاریخوں میں لگا ہے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں حسب پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاند گرہن اور سورج گرہن ماہ رمضان میں ہوا تھا۔ یعنی تیرھویں چاند کو اور اٹھائیسویں سورج کو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم میں چاند گرہن اور سورج گرہن کے اکٹھے ہو جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "کسوف و خسوف دو ڈرانے والے نشانات ہیں۔ اور جب یہ ایک ہی مہینہ میں جمع ہو جائیں۔ تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ کہ خدائے ذوالجلال کی طرف سے حد سے بڑھنے والوں کے لئے عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اس کے خواص میں سے ہے کہ جب کسوف و خسوف اکٹھے ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مظلوموں کی مدد اور حمایت کی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ان لوگوں پر خاص رحم کرتا ہے۔ جن کو لوگوں کی طرف سے شدید ایذا دی جاتی ہے۔ اور ان کو کافر قرار دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ منکرین اور حق کے دشمنوں کو رسوا کرتا ہے۔"

حضور کی اس تحریر کے بموجب ارادہ الہٰی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حق کے دشمنوں پر عذاب نازل کرنے والا ہے۔ اور اپنے نیک مظلوم بندوں کی جنہیں گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور ہر قسم کی تکالیف کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور محض دین کی وجہ سے انہیں شہید کیا جاتا ہے۔ نصرت اور مدد خاص طور پر کرنے والا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنی تفسیر میں والفجر و لیال عشر کی تشریح کرتے ہوئے جو تین توجیہیں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اس آیت میں بیان کردہ زمانہ ۱۹۵۲ء پر ختم ہوتا ہے۔ گویا یہ سال جماعت کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے احمدیوں کے لئے خاص انعامات اور افضال نازل ہونے والے ہیں۔ اور ان کے دشمنوں کے لئے ذلت اور رسوائی۔ لیکن انعامات کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے اعمال کی اصلاح کریں۔ کیونکہ بعض اوقات انعامات انسانی اعمال کے درست نہ ہونے سے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ہوا۔ سو احمدیوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے اعمال کو اس قابل بنائیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے وعدے اور نصرتیں قریب تر عرصہ میں ظاہر ہوں۔ اس ضمن میں مکرم شمس صاحب نے خاص طور پر نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ وہ لوگ جن میں نماز باجماعت ادا نہ کرنے کی سستی پائی جاتی ہے۔ انہیں اس سستی کو فوراً دور کرنا چاہیئے اور خدا تعالےٰ سے دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ تا اس کے وعدے جلد پورے ہوں۔

(خاکسار ابوالمنیر نور الحق قائم مقام جنرل سکرٹری ربوہ)

مشرقی پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مساعی

(۱) ۱۶ فروری سے ۲۹ فروری تک ۱۳ آدمیوں کے مندرجہ ذیل جگہوں سے فارم بیعت موصول ہوئے ہیں۔

(الف) نارائن گنج سے احسن اللہ سکدار صاحب نے ۳ فارم بیعت بھیجے ہیں۔

(ب) درگا رام پور سے فقیر محمد یعقوب صاحب نے ۴ " " "

(ج) ماہی گنج (رنگ پور) سے مولوی محب اللہ صاحب نے تین " " "

احباب ہمارے ان نو مبایعین بھائیوں کی استقامت ایمان کے لئے دعا کریں۔

(۲) گذشتہ ۲۰ فروری کو ڈھاکہ۔ چٹاگانگ۔ نارائن گنج۔ انگولیا اور کوملا وغیرہ مقامات میں یوم مصلح موعود کے موقع پر جلسے کئے گئے۔ (۳) ۲۲ فروری کو ڈھاکہ جماعت کی طرف سے اور ۲۹ فروری کو جناب محمود الحسن صاحب کی طرف سے حضور پر نور کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے ایک ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ خدا تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین (۴) ۲۴ فروری کو صوبائی امیر جناب مولوی محمد صاحب انجمن کا کام دیکھنے کے لئے ڈھاکہ تشریف لائے۔ (۵) ۲۴ فروری کو انگولیا (دکشنہ) میں مقامی جماعت کی طرف سے سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ حاضری قریباً ۵۰، ۶۰ احمدیوں کی تھی۔ باہر سے جناب خلیل الرحمٰن صاحب خادم۔ عبدالسبحان صاحب ابوالعاصم خان چودھری صاحب اور مولوی محب اللہ صاحب وغیرہم احباب نے شرکت کی۔ پہلے اجلاس کے بعد چار سو غیر احمدیوں کی معیت میں ایک مولوی صاحب شرارت کرنے کی نیت سے آئے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی۔ ہمارے جلسہ کے اختتام پر غیر احمدیوں نے جلسہ کر کے احمدیت کے خلاف جھوٹی اور بے بنیاد باتیں لوگوں کو سنائیں۔ (۶) انگولیا۔ ماہی گنج وغیرہ جگہوں میں احمدیت کی شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ ان جگہوں میں غیر احمدیوں نے مل کر اشتہارات وغیرہ چھاپ کر احمدیت کے خلاف زہر پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ احباب احمدیت کی فتح۔ مخالفوں کی ہدایت اور احمدیوں کی حفاظت کے لئے دعا کریں۔

(۷) مانک گنج سے اور چوہنی (نواکھالی) سے اسد الدین احمد صاحب خبر دیتے ہیں۔ کہ محض احمدیت کی وجہ سے مقامی لوگوں نے ان پر ظلم شروع کر رکھا ہے۔ احباب ان کی حفاظت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۸) فروری کے مہینہ میں جناب افضل حسین صاحب کی تبلیغ قابل ذکر ہے۔ ان کی عمر ۷۰ سال سے اوپر ہے۔ لیکن باوجود علالت کے انہوں نے اپنے گاؤں درگا رام پور میں اور ایک دوسرے گاؤں تاروا میں بہت سے لوگوں کو تبلیغ کی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی تبلیغ سے لوگوں پر کافی اثر ہوا ہے۔ احباب سب کیلئے دعا کریں۔

تعزیت :- لالہ شورا (تیج گاؤں) جماعت کے برکت اللہ صاحب کی بیوی ۲۸ فروری کو انتقال فرما گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ برکت اللہ صاحب کی غیر حاضری میں ان کی بیوی کی علالت کی حالت میں غیر احمدی رشتہ داروں نے ان کو احمدیت سے توبہ کرانے کی بہت کوشش کی۔ لیکن مرحومہ آخری دم تک ان کی تمام کوششیں رائیگان کرتی رہیں۔ اور اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحومہ نے چھوٹے چھوٹے دو بچے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ برکت اللہ صاحب پر بھی ایک مقدمہ بنا ہوا ہے۔ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان :- اعلان ہذا کے ذریعہ۔ تمام پریذیڈنٹ۔ سکرٹری اور مبلغوں کی توجہ گذشتہ سرکلروں میں شائع شدہ اعلانات کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ اور ان کو اپنے اپنے فرائض کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ خاکسار عبد الصمد خاں چودھری انچارج سرکل ۴ بخشی بازار روڈ ڈھاکہ

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ صاحبہ آمنہ بی بی بیوہ صوبیدار مظفر خاں صاحب مرحوم مورخہ ۱۵-۳-۵۲ بروز شنبہ بمقام ربوہ بعارضہ سرطان فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے ان کا جنازہ ۹ بجے احباب جماعت نے ادا کر کے بہشتی مقبرہ والے قطعہ میں دفن فرمایا۔ مرحومہ کی یادگار ایک بچہ مبشر احمد متعلم آٹھویں جماعت ہے۔ احباب سلسلہ سے استدعا ہے۔ کہ مرحومہ کے پسماندگان کے متعلق دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ از لائلپور)

درخواست ہائے دعا

خاکسار بعارضہ بخار بیمار ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے میں ٹائیفائڈ بخار رہا ہے۔ احباب خاکسار کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبادالله گیانی) (۲) میرے محترم تایا جان خواجہ محمد شفیع صاحب عرصہ ایک ماہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خالد سلیم نیشنل آئل مل گوجرانوالہ) (۳) محمد امین صاحب پٹواری شاہپور تحصیل دیپالپور تین ماہ سے مالی مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ احباب ان کی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (۴) احباب میرے لئے دعا فرماتے رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرما کر میرا انجام بالخیر کرے (فتح محمد مبشر از کراچی)

نو لاکھ ڈالر کے خرچ سے پنجاب میں ۱۲ ہزار ایکڑ زمین کو قابل کاشت بنایا جائے گا

نیویارک ۱۷ مارچ۔ اقوام متحدہ کے ادارۂ خوراک وزراعت کی سفارشات پر حکومت پاکستان لاہور سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ میں ۹ لاکھ ڈالر کے خرچ سے دس سے ۱۲ ہزار ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے پروگرام پر غور کر رہی ہے۔ یہ اراضیات کلر اور نمکیات کی وجہ سے ناقابل کاشت اور بنجر پڑی ہیں۔ ادارۂ خوراک وزراعت کے ماہرین نے دریافت کیا ہے کہ پاکستان کے دیہاتی علاقوں کی حالت زمین میں سیم اور نمکیات کے بڑھ جانے کی وجہ سے دگرگوں ہو رہی ہے۔ حالانکہ یہ اراضیات نہایت زرخیز بن سکتی ہیں۔

ادارۂ خوراک وزراعت کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ چوہڑ کانہ پراجیکٹ سے نہ صرف اس علاقے کی اراضیات قابل کاشت بن جائیں گی۔ بلکہ پاکستان کے دیگر علاقوں کے کاشتکاروں کو معلوم ہو جائیگا کہ سیم زدہ اور کالرسی اراضیات کو کس طرح درست کیا جا سکتا ہے۔ اس علاقے کو خصوصیت کے ساتھ تجربات کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

پنجاب میں ایک کروڑ نوے لاکھ ایکڑ زیر کاشت رقبے میں سے تقریباً ۲۵ لاکھ ایکڑ رقبہ میں کلر ہے جو فصلوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ چوہڑ کانہ کے ۱۲ ہزار ایکڑ بھی اس کا حصہ ہیں۔

ادارۂ خوراک وزراعت کا اندازہ ہے کہ قدرتی وباؤں کی وجہ سے سالانہ ۳۰ ہزار ایکڑ زمین کے ناقابل کاشت ہو جانے کے باعث نہ صرف جائدادوں کو خطرہ ہے بلکہ جانی نقصان کا احتمال بھی ہے۔ خوش قسمتی سے یہ زمینیں ابھی درست کی جا سکتی ہیں۔ چوہڑ کانہ پراجیکٹ پر کافی عرصہ لگے گا۔ اور دس یا پندرہ سال کے بعد سالانہ آمدنی شروع ہو جائیگی جو مستقل ہو گی۔

یمن میں نیا سکہ

عدن ۱۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ یمن میں نیا سکہ رائج کیا جائے گا۔ جو کرنسی کے ایک نئے نظام کے تحت ہو گا۔

یاد رہے کہ امام احمد نے چند ماہ پیشتر ہندچینی کے بنک کا لائسنس منسوخ کر دیا تھا۔

نئے سکوں پر سلطان کی تصویر ہو گی ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ یمن میں نوٹ بھی جاری ہوں گے کہ نہیں۔ (اسٹار)

لیبیا کے لئے چار نکاتی مشن

بنغازی ۱۷ مارچ۔ امریکہ کی طرف سے عنقریب چار نکاتی امدادی پروگرام کے ایک افسر کے ساتھ ماہرین کی ایک جماعت روانہ کی جائے گی۔ جو لیبیا کی نئی مملکت کی اقتصادی اور فنی امداد کا پروگرام مرتب کرے گی۔ لیبیا میں ایک امریکی سفیر نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ چار نکاتی م

م مشن تعلیم کی طرف خاص توجہ دے گا۔ کیونکہ لیبیا میں یہ مسئلہ نہایت اہم ہے۔ (اسٹار)

انجمن ترقی اردو کے لئے ۵۰ ہزار جمع کئے جائیں

کراچی ۱۶ مارچ۔ انجمن ترقی اردو کے بانی وصدر مولوی عبدالحق نے یہ اپیل کی۔ کہ مارچ کے اختتام تک ۵۰ ہزار روپے بطور چندہ جمع کئے جائیں۔ انہوں نے یہ اپیل انجمن ترقی اردو کے کام کو جاری رکھنے کی غرض سے کی ہے

آج کراچی کے معزز شہریوں اور تاجروں کا ایک جلسہ اس سوال پر غور کرنے کیلئے منعقد ہوا۔ کہ کس طرح انجمن ترقی اردو کے فروغ و ترویج اردو کے کام کو جاری رکھا جا سکتا ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب کی یہ تحریری اپیل اس جلسے میں تقسیم کی گئی

اس چندے کے جمع کرنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ انجمن ترقی اردو کے کام کو بند کرنے کی نوبت نہ آئے۔ یاد رہے کہ پہلے مارچ کے اختتام تک انجمن ترقی اردو کو مالی مشکلات کے باعث بند کر دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

مولوی عبدالحق نے اس تحریری اپیل میں کہا ہے کہ اردو کی خدمت پاکستان کی خدمت اور اردو کی قوت پاکستان کی قوت ہے۔ اسلئے ہر پاکستانی اور مسلمان کا فرض ہے کہ اگر وہ اردو کو پاکستان کی قومی زبان تسلیم کرانا چاہتا ہے۔ اور اردو کے متعلق قائد اعظم کے قول کو قول فیصل سمجھتا ہے۔ تو وہ انجمن ترقی اردو کی مالی اور اخلاقی امداد کرنے میں کوئی دریغ نہ کرے۔

مولوی عبدالحق صاحب کی اپیل پر ۳۰۰۰/- روپے جلسے میں ہی جمع ہو گئے اور ۱۰۰۰۰/- روپے کا وعدہ کیا گیا۔

ملکہ الزبتھ کی مسند نشینی

لندن ۱۶ مارچ۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ملکہ الزبتھ ثانی کی مسند نشینی کی رسم جولائی میں قصر بکنگھم میں ادا ہو گی جس میں وہ سب لوگ شامل ہوں گے۔ جنہیں آئندہ ماہ جون میں یوم پیدائش کے موقعہ پر خطابات دیئے جائینگے

پشاور ۱۷ مارچ پاکستان کی چوتھی سائنس کانفرنس اسلامیہ کالج پشاور میں شروع ہو رہی ہے۔ جس میں امریکہ مصر ترکی اور یورپ کے متعدد ممالک کے نامور سائنسدان شرکت کر رہے ہیں۔

مشرقی پنجاب (بھارت) کی نئی وزارت کے عزائم

شہری اور دیہاتی علاقوں کی بغاوت کو دور کیا جائے گا

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ امید کی جاتی ہے کہ مشرقی پنجاب کی نئی وزارت مسٹر بھیم سین سچر آئندہ ماہ شروع میں مرتب کریں گے۔ یہ وزارت زیادہ تر صوبے کی اقتصادی ترقی کے کاموں پر زور دے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سچر دیہاتی اور شہری علاقوں کے اقتصادی تفاوت کو دور کرنے کے کام کو خاص طور پر اپنے ہاتھوں میں لیں گے۔ نئی کابینہ دیہات میں امداد باہمی کی انجمنوں کے قیام۔ وسیع مجلسی۔ طبی اور تعلیمی اصلاحات کے نافذ کرنے اور زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کرے گی۔ نئی کابینہ کا مطمح نظر یہ ہو گا کہ زیادہ سے پیداوار اور بیش از بیش بچت کی جائے۔ نئے دارالسلطنت کی تعمیر اور پراجیکٹ کی تکمیل کے کاموں کو سب پر مقدم رکھا جائے گا۔

مسٹر سچر یہ کوشش کریں گے کہ مشرقی پنجاب کو بھارت کا غلّہ فراہم کرنے والے مرکز کی حیثیت دیں۔ وہ قانون کے ذریعہ مزارعین کے اخراج کا خاتمہ بھی کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں۔

اگرچہ مسٹر سچر نے فرقہ پرستی اور لسانی مسائل پر اظہار رائے کرنے سے انکار کر دیا ہے مگر ان کے قریبی حلقوں کو یقین ہے کہ وہ ان کو محض فروعی معاملات تصور کرتے ہیں اور انہیں امید ہے کہ عوام کی اقتصادی حالت کی بہتری اور انتظامیہ کی مضبوطی کے بعد یہ مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ مسٹر سچر سیاسی مسائل کی نسبت اقتصادی معاملات پر زیادہ زور دینا چاہتے ہیں۔ مسٹر سچر نے وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو سے ملاقات کر کے صوبے کی صورت حال پر تبادلۂ خیالات کیا ہے۔ (اسٹار)

سیمنٹ کی بلیک مارکیٹ

لاہور ۱۷ مارچ۔ کل زیر تعمیر نیو فروٹ مارکیٹ کے ایک مہاجر نے پبلک کی مدد سے سیمنٹ سے لدے ہوئے ایک چھکڑے کو پکڑ لیا جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ناجائز طور پر مارکیٹ سے باہر لے جایا جا رہا تھا۔ اب معاملہ پولیس میں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے اسی قسم کے ایک اور سیمنٹ کا چھکڑا بھی برآمد کیا ہے (نامہ نگار)

عرب لیگ کے چندے کی شرح پر نظر ثانی کی تجویز

بغداد ۱۷ مارچ۔ حکومت عراق نے عرب لیگ کو تحریر کیا ہے کہ لیگ کے ارکان ممالک سے جو چندہ لیا جاتا ہے اس کی شرح پر نظر ثانی کی جائے

عراق نے تجویز پیش کی ہے کہ ممبروں سے انکی اقتصادی حالت کے ماتحت رقوم موصول کی جائیں۔ اغلب ہے کہ یہ مسئلہ قاہرہ میں لیگ کونسل کے اجلاس میں زیر بحث آئے گا۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کی طرف سے اجتماع

بیروت ۱۷ مارچ۔ اقوام متحدہ کے ادارہ فنی امداد کی طرف سے ۱۲ جون کو بیروت میں ایک اعداد وشمار کا اجتماع کیا جائے گا۔ جو ۱۴ جون تک جاری رہیگا دنیائے عرب۔ ترکی۔ ایران۔ لیبیا۔ سوڈان اور قبرص سے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ (اسٹار)